

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### آیت ۱۱۱

کافر معجزہ دیکھ کر بھی ایمان نہیں لائیں گے

اور اگر واقعی ہم نازل کرتے اُن کی طرف فرشتے	وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ
اور باتیں کرنے لگتے اُن سے مردے	وَكَلَّمَهُمُ الْبُوتَى
اور ہم جمع کر دیتے اُن کے پاس ہر چیز کو سامنے لا کر	وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا
تب بھی وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لے آتے سوائے اس کے کہ چاہے اللہ	مَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ
اور لیکن اکثر اُن میں سے جہالت کی باتیں کر رہے ہیں۔	وَلَكِنْ أَكْثَرُهُمْ يَجْهَلُونَ ﴿۱۱۱﴾

اس آیت میں ایک بار پھر اہل ایمان کو تسلی دی گئی کہ مشرکین مکہ کے سامنے اگر فرشتوں کا نزول ہو اور مردے زندہ ہو کر اُن سے کلام کریں یا اُن کی فرمائش کے مطابق ہر شے اُن کے سامنے حاضر کر دی جائے، وہ پھر بھی ایمان لانے والے نہیں۔ اُن کا معجزہ دکھانے کا مطالبہ جہالت اور ہٹ دھرمی کا مظہر ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ زبردستی اُنہیں ایمان لانے پر مجبور کر سکتا ہے لیکن ایسا کرنا انسانوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے طے کردہ دستور کے خلاف ہے۔

### آیات ۱۱۲ تا ۱۱۳

شیاطین خوش نما باتیں دھوکا دینے کے لیے سمجھاتے ہیں

اور اسی طرح ہم نے بنا دیا ہر نبی کے لیے دشمن شیطانوں	وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَاطِئِينَ إِلَّا نِسَاءً
--	---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

الْجِنَّ	کو انسانوں اور جنوں میں سے
يُوحِي بَعْضُهُمْ اِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا	چپکے چپکے سکھاتے ہیں اُن میں سے کچھ دوسروں کو خوش نما بات دھوکا دینے کے لیے
وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ	اور اے نبی! اگر چاہتا آپ کا رب وہ نہ کرتے ایسا
فَذَرُهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿١٢﴾	سو چھوڑ دیجیے انہیں اور اُسے جو وہ جھوٹ گھڑ رہے ہیں۔
وَلِتَصْغَىٰ اِلَيْهِ اَفِئْدَةُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ	اور تاکہ مائل ہو جائیں اِس کی طرف دل اُن کے جو ایمان نہیں رکھتے آخرت پر
وَلِيَرْضَوْهُ	اور تاکہ وہ پسند کریں اُسے
وَلِيَقْتَرِفُوا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُونَ ﴿١٣﴾	اور تاکہ وہ کریں وہی برائیاں جو یہ کرنے والے ہیں۔

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ انسانوں اور جنات میں سے بعض شیاطین ہیں جو ایک دوسرے کو بڑی خوش نما لیکن پُر فریب باتیں  
بجھاتے ہیں تاکہ انبیاء اور نیک لوگوں کے مشن میں رکاوٹیں کھڑی کر سکیں۔ معجزہ دکھانے کا مطالبہ بھی ایسی ہی ایک پُر فریب بات  
ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے شیاطین کو اس مذموم حرکت کے لیے چھوٹ اِس لیے دی جاتی ہے تاکہ ان باتوں سے ایسے لوگوں کی  
آزمائش ہو جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے۔ وہ اپنی بد عملی کے لیے پہلے ہی سے جواز ڈھونڈ رہے ہوتے ہیں۔ وہ ان باتوں سے متاثر  
ہوتے ہیں کیوں کہ یہ باتیں انہیں بد عملی کا جواز فراہم کر دیتی ہیں اور وہ اپنی بد اعمالیاں اب زیادہ دھڑلے سے جاری رکھتے ہیں۔  
دورِ حاضر میں روشن خیالی اور اعتدال پسندی خوش نما لیکن پُر فریب باتیں ہیں جن کا مقصد مغربی تہذیب کو روانہ دینا ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۱۱۴ تا ۱۱۵

صرف معبودِ برحق ہی نے عادلانہ احکام عطا فرمائے

اے نبی! پوچھیے) تو کیا میں اللہ کے سوا تلاش کروں کوئی اور منصف	أَفَغَيْرَ اللَّهِ ابْتَغَىٰ حَكَمًا
حالاں کہ وہی ہے جس نے نازل کی ہے تمہاری طرف کتاب بڑی تفصیل کے ساتھ	وَهُوَ الَّذِي أَنزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلًا
اور جن کو دی ہے ہم نے کتاب	وَالَّذِينَ اتَّيْنَهُمُ الْكِتَابَ
وہ جانتے ہیں کہ یقیناً یہ قرآن نازل کیا ہوا ہے آپ کے رب کی طرف سے حق کے ساتھ	يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مُنَزَّلٌ مِّن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ
پس آپ ہر گز نہ ہوں شک کرنے والوں میں سے۔	فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿۱۱۴﴾
اور پوری ہو گئی آپ کے رب کی بات سچائی اور عدل کے اعتبار سے	وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدًا
نہیں کوئی بدلنے والا اُس کی باتوں کا	لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ
اور وہی ہے سب سننے والا سب جاننے والا۔	وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۱۱۵﴾

یہ آیات قرآن حکیم کی عظمت بیان کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو یہ کتاب عدل پر مبنی تفصیلی ہدایات کے ساتھ نازل فرمائی ہے جبکہ معبودانِ باطل نے کچھ بھی نہیں نازل کیا۔ مشرکین مکہ سے کہا گیا کہ کیا تمہاری طرف سے سمجھوتے کی پیش کش قبول کر کے اُن معبودانِ باطل کی پرستش کی جائے جنہوں نے کوئی ضابطہ اور قانون نہیں دیا؟ اُنہوں نے کوئی احکام نہیں دیے لہذا اُن کی

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اطاعت بھی نہیں کی جاسکتی۔ اُن کی پرستش تو خود غرضی کے تحت کی جاتی ہے تاکہ وہ مشرکین کو اُن کی بد اعمالیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے کی سفارش کر سکیں۔ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ کی عبادت کا تقاضا ہے کہ اُس کے عطا کردہ احکام کی اطاعت کی جائے۔ اہل کتاب اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ وہ برحق کتاب ہے جس کے نزول کا وعدہ سابقہ آسمانی کتابوں میں کیا گیا تھا۔ قرآن حکیم کی صورت میں عادلانہ تعلیمات کے نزول نے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ بھی سچا ثابت کر دیا کہ رب ہونے کے ناتے وہ نوعِ انسانی کی حق کی جستجو کی ضرورت کی بھی تشفی فرمائے گا جیسا کہ اُس نے مادی ضروریات پوری کرنے کا سامان کیا ہے۔

### آیات ۱۱۶ تا ۱۱۷

#### اکثریت کی پیروی گمراہ کردے گی

وَ اِنْ تُطِيعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ	اور اگر تم کہنا مانو گے اُن لوگوں میں سے اکثر کا جو زمین میں ہیں
يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ	وہ تمہیں بھٹکادیں گے اللہ کی راہ سے
اِنْ يَتَّبِعُونَ اِلَّا الظَّنَّ	وہ نہیں پیروی کرتے مگر گمان کی
وَ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿١١٦﴾	اور وہ نہیں ہیں اس کے سوا کہہ کرتے ہیں قیاس آرائیاں۔
اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيلِهِ	بے شک آپ کا رب ہی خوب جاننے والا ہے اُسے جو بھٹک رہا ہے اُس کی راہ سے
وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿١١٧﴾	اور وہی خوب جاننے والا ہے ہدایت پانے والوں کو۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ان آیات میں واضح کیا گیا کہ ہر دور میں انسانوں کی اکثریت گم راہی کے راستہ پر گامزن رہی ہے کیوں کہ اس راستہ کی لذت فوری حاصل ہوتی ہے۔ انہیں کھانے پینے اور جنسی خواہش کی تسکین کے سوانہ کسی چیز کی فکر ہوتی ہے اور نہ ہی اس کے علاوہ وہ کوئی اور بات سوچتے ہیں۔ جس رخ پر لوگوں کی اکثریت جارہی ہو وہ بھی ادھر ہی چل پڑتے ہیں۔ وہ کسی بات کی تحقیق نہ کرنا چاہتے ہیں اور نہ کر سکتے ہیں۔ اُن کے عقائد اور اعمال گمان، قیاس اور بے سند باتوں پر مبنی ہوتے ہیں۔ اب اگر اکثریت کو معیار بنا کر اُس کی پیروی کی گئی تو انسان لازماً گم راہ ہو کر رہے گا۔ مغربی جمہوریت کی گم راہی کا بھی بنیادی سبب یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ شریعت کی پیروی کی بجائے عوام کی اکثریت کی رائے کو فیصلہ کن مانا جاتا ہے۔ اسی لیے اقبال نے کہا۔

جمہوریت اک طرزِ حکومت ہے کہ جس میں

بندوں کو گنا کرتے ہیں تو لا نہیں کرتے

آیات ۱۱۸ تا ۱۱۹

معیارِ حق شریعت ہے، موروثی تصورات نہیں

فَكُلُوا مِمَّا ذُكِّرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ	تو کھاؤ اُس میں سے، نام لیا گیا ہے اللہ کا جس پر
إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿١١٨﴾	اگر تم اُس کی آیات پر ایمان رکھنے والے ہو۔
وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِّرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ	اور کیا ہوا تمہیں کہ نہیں کھاتے اُس میں سے پکارا گیا ہے اللہ کا نام جس پر
وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ	حالاں کہ وہ واضح کر چکا ہے تمہارے لیے وہ سب جو اُس نے حرام کیا ہے تم پر
إِلَّا مَا اضْطَرَرْتُمْ إِلَيْهِ	سوائے اس کے کہ تم لاچار کر دیے جاؤ جس کی طرف

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور بے شک بہت سے لوگ یقیناً گم راہ کرتے ہیں اپنی خواہشات سے بغیر کسی علم کے	وَإِنَّ كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَاءِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ
بے شک تمہارا رب خوب جاننے والا ہے حد سے گزرنے والوں کو۔	إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ ﴿١١٩﴾

سورۃ المائدہ آیت ۱۰۳ میں ذکر ہے کہ مشرکین نے بعض جان داروں کو خود ساختہ تصورات کے تحت حرام ٹھہرا کر ان کا ذبیحہ ممنوع قرار دے دیا تھا۔ اسلام قبول کر لینے کے باوجود بعض لوگوں کے ذہن ان موروثی تصورات کے اسیر تھے۔ وہ حرام ٹھہرائے گئے جانوروں کا گوشت کھانے سے کتراتے تھے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ جس حلال جانور کو اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کیا جائے اُسے کھاؤ اور اس حوالے سے کوئی عذر مت پیش کرو۔ حرام ٹھہرانے کا اختیار اللہ تعالیٰ کا ہے اور اُس نے تمہارے لیے حرام کیا ہے مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور ایسا کھانا جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے نام پر نذر کیا گیا ہو۔ مشرکین کے تصورات کی پیروی نہ کرو۔ وہ گم راہ ہیں اور دوسروں کو بھی گم راہ کر کے حد سے گزر رہے ہیں۔

### آیات ۱۲۰ تا ۱۲۱

#### چھوڑ دو گناہ خواہ ظاہر ہو یا پوشیدہ

اور چھوڑ دو ظاہری گناہ کو اور چھپے ہوئے گناہ کو بھی	وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ
بے شک جو لوگ گناہ کھاتے ہیں	إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ
عن قریب وہ بدلہ دیے جائیں گے اُس کا جو وہ کر رہے ہیں۔	سَيَجْزُونَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ ﴿١٢٠﴾
اور مت کھاؤ اُس میں سے نہیں پکارا گیا اللہ کا نام جس پر	وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَأِنَّكَ لَفِسْقٌ	اور بے شک وہ یقیناً نافرمانی ہے۔
وَإِنَّ الشَّيْطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَٰهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ	اور بے شک شیاطین یقیناً چپکے سے سکھاتے ہیں اپنے دوستوں کو تاکہ وہ تم سے جھگڑیں
وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ	اور اگر تم نے کہنا مان لیا ان کا
إِنَّكُمْ لَكُشْرَكُونَ ﴿١٢﴾	تو بے شک تم یقیناً مشرک ہو جاؤ گے۔

۱۲

ان آیات میں حکم دیا گیا کہ اگر کسی جانور کو غیر اللہ کے نام پر قربان کیا جائے تو اسے مت کھاؤ۔ مشرکین کی اس بات کو کوئی اہمیت نہ دو کہ تمہارے نزدیک اللہ کا مارا ہوا مردار جانور تو حرام ہے لیکن جس جانور کو خود اپنے ہاتھ سے ذبح کر کے مارتے ہو وہ حلال ہے۔ یہ دلیل شیاطین نے مشرکین کو سکھائی ہے تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں۔ مسلمانوں کو یہ بھی حکم دیا گیا کہ ظاہری طور پر بھی گناہ سے بچو اور باطنی طور پر بھی۔ باطنی گناہ سے مراد یہ ہے کہ دل میں تو مشرکانہ تصورات کی وجہ سے کسی جانور کا تقدس ہے لیکن ظاہری طور پر کوئی عذر پیش کر کے اُس جانور کے کھانے سے اجتناب کیا جا رہا ہے۔

### آیت ۱۲۲

غفلت کی زندگی بسر کرنے والا مُردہ ہے

أَوْ مَنْ كَانَ مَيِّتًا فَأَحْيَيْنَاهُ	اور بھلا وہ شخص جو تھا مُردہ تو ہم نے زندہ کیا اُسے
وَجَعَلْنَاهُ نُورًا	اور ہم نے پیدا فرمایا اُس کے لیے ایسا نور
يَنُشِئُ بِهِ فِي النَّاسِ	وہ چل رہا ہے جس کے ساتھ لوگوں کے درمیان
كَمَنْ مَّثَلُةٌ فِي الظُّلُمَاتِ	مانند اُس کے ہے جس کا حال یہ ہے کہ وہ ہے اندھیروں

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

میں	
نہیں ہے نکلنے والا اُن سے	لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا
اسی طرح سے خوش نما کر دیے گئے ہیں کافروں کے لیے ایسے اعمال جو وہ کر رہے ہیں۔	كَذَلِكَ ذُرِّيَّةَ الْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۲۲﴾

اس آیت میں ایک باسعادت انسان کا ذکر ہے۔ وہ معنوی اعتبار سے مُردہ یعنی غافل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے زندہ کیا یعنی غفلت سے نکال کر اپنی ہدایت کی طرف متوجہ فرمایا۔ پھر اُسے وہ علم ہدایت دیا کہ جس کے ذریعہ وہ دوسروں کو بھی غفلت سے نکال رہا ہے۔ کیا ایسا سعید انسان اُس بد نصیب کی طرح ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے محروم رہ کر گم راہی کے اندھیروں میں بھٹک رہا ہے۔ مزید بد قسمتی یہ ہے کہ وہ اپنی بد اعمالیوں پر خوش ہو رہا ہے اور انہیں لوگوں کے سامنے بڑے فخر سے بیان کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی محرومی سے محفوظ فرمائے۔ آمین !

### آیات ۱۲۳ تا ۱۲۴

بستی کے سردار بستی کے مجرم بنادیے جاتے ہیں

اور اسی طرح ہم نے بنادیا ہر بستی میں سب سے بڑا اُس کے مجرموں کو	وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكْبَرًا مُّجْرِمِيهَا
تاکہ وہ سازشیں کریں اُس بستی میں	لِيَسْكَرُوا فِيهَا
اور وہ سازشیں نہیں کر رہے مگر اپنے ہی خلاف	وَمَا يَسْكُرُونَ إِلَّا بِأَنْفُسِهِمْ
اور وہ نہیں سمجھ رہے۔	وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿۱۲۳﴾
اور جب آتی ہے اُن کے پاس کوئی آیت	وَإِذَا جَاءَتْهُمْ آيَةٌ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



وہ کہتے ہیں ہم ہر گز ایمان نہیں لائیں گے	قَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ
یہاں تک کہ ہمیں دیا جائے ویسا جیسا دیا گیا اللہ کے رسولوں کو	حَتَّىٰ نُؤْتِيَ مَثَلًا مَّا أُوتِيَ رَسُولُ اللَّهِ
اللہ بہتر جانتا ہے کہ کہاں وہ بھیجے گا اپنی رسالت	اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ
عن قریب پہنچے گی انہیں جنہوں نے جرم کیے ہیں ذلت اللہ کی طرف سے	سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِنْدَ اللَّهِ
اور بہت سخت عذاب اس وجہ سے کہ وہ سازشیں کیا کرتے تھے۔	وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَكْرَهُونَ ﴿١٢٣﴾

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ حق کا راستہ آزمائشوں سے گزر کر ہی طے ہوتا ہے۔ آزمائش کی ایک صورت یہ ہے کہ ہر بستی کے مجرموں کو اُس بستی کا سردار بنادیا جاتا ہے۔ وہ اہل حق کے خلاف بڑی بڑی سازشیں کرتے ہیں۔ البتہ اگر اہل حق ڈٹے رہے تو یہ سازشیں اُن کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ حق کے مخالفین کے سامنے جب اللہ تعالیٰ کے احکام آتے ہیں تو وہ مطالبہ کرتے ہیں کہ یہ احکام اُن پر براہ راست نازل ہوں۔ وحی کا نزول اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے مخلص بندوں پر ہی ہوتا رہا ہے اور مجرم اس فضل و کرم کے لائق نہیں۔ ان مجرمین کو عن قریب اپنی روش کی بدترین سزا کا سامنا کرنا ہوگا۔

### آیات ۱۲۵ تا ۱۲۷

کون ہدایت پر ہے اور کون گم راہی پر؟

تو جس کے لیے چاہتا ہے اللہ کہ ہدایت دے اُسے	فَمَنْ يَهْدِ اللَّهُ أُنْ يَهْدِيهِ
کھول دیتا ہے اُس کا سینہ اسلام کے لیے	يُشْرَحُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ	اور جس کے لیے وہ چاہتا ہے کہ گم راہ کر دے اُسے
يَجْعَلْ صَدْرَكَ ضَيِّقًا حَرَجًا	کر دیتا ہے اُس کے سینہ کو تنگ گھٹا ہوا
كَأَنَّمَا يَصْعَدُ فِي السَّمَاءِ	گویا وہ زبردستی چڑھ رہا ہے آسمان کی طرف
كَذَلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٣٥﴾	اِسی طرح ڈال دیتا ہے اللہ ناپاکی اُن پر جو ایمان نہیں لاتے۔
وَهَذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا	اور اے نبی! یہ آپ کے رب کا راستہ ہے سیدھا
قَدْ فَضَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يُذَكَّرُونَ ﴿١٣٦﴾	یقیناً ہم نے واضح کر دی ہیں آیات اُن کے لیے جو نصیحت قبول کرتے ہیں۔
لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ	اُن کے لیے سلامتی کا گھر ہے اُن کے رب کے پاس
وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٣٧﴾	اور وہی اُن کا سرپرست ہے اُس عمل کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بشارت دی کہ جس شخص کو وہ ہدایت دینے کا فیصلہ کر لیتا ہے اُس کا سینہ اپنے احکام پر عمل کے لیے کھول دیتا ہے۔ اُسے شریعت پر عمل سے دلی اطمینان ہوتا ہے۔ اس کے برعکس جو شخص شریعت کے احکام کو بوجھ سمجھے وہ ایسا بد نصیب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے گم راہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ محرومی انہی کے حصہ میں آتی ہے جو ایمان لانا نہیں چاہتے۔ جو خوش نصیب ان باتوں سے یاد دہانی حاصل کرتے ہیں ان کا پشت پناہ اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ انہیں سلامتی کے گھر یعنی جنت کی بشارت عطا فرماتا ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۱۲۸ تا ۱۲۹

## انسانوں کی اکثریت ناکام ہوگی

وَيَوْمَ يُحْشَرُهُمْ جَمِيعًا	اور جس روز اللہ جمع کرے گا انہیں سب کے سب کو
يَعْشَرَ الْجِنَّ قَدْ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ	(اور فرمائے گا) اے جنوں کے گروہ! بلاشبہ تم نے بہت سے اپنے بنالیے ہیں انسان
وَقَالَ اُولَیُّوْهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ	اور کہیں گے اُن کے ساتھی انسانوں میں سے
رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ	اے ہمارے رب! فائدہ اٹھایا ہم میں سے ایک نے دوسرے سے
وَبَلَّغْنَا اَجَلَنا الَّذِیْ اَجَلْتْ لَنَا	اور ہم پہنچ گئے اپنی اُس مدت کو جو تو نے مقرر کی تھی ہمارے لیے
قَالَ النَّارُ مَثْوٰیكُمْ	اللہ فرمائے گا آگ تمہارا ٹھکانا ہے
خُلْدِیْنَ فِیْهَا	ہمیشہ رہنے والے ہو اس میں
اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ	سوائے اس کے جو چاہے اللہ
اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾	بے شک اے نبی! آپؐ کا رب کمالِ حکمت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔
وَكَذٰلِكَ نُوَلِّیْ بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضًا	اِسی طرح ہم ساتھ ملا دیں گے ظالموں میں سے کچھ کو دوسروں سے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۱۳۹﴾

اس وجہ سے جو وہ کمایا کرتے تھے۔

یہ آیات روز قیامت ہونے والے ایک مکالمہ کا ذکر کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ شیاطین جنات سے فرمائے گا کہ تم تو انسانوں کی ایک بڑی تعداد کو گم راہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ انسانوں میں سے شیاطین کی پیروی کرنے والے کہیں گے کہ ہم میں سے بعض نے بعض سے فائدہ اٹھا کر اپنی نفسانی خواہشات کی تسکین کی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم سب کا ٹھکانا جہنم ہے۔ برے اعمال کرنے والے تمام جنات اور انسان جہنم میں ایک ساتھ جمع کر دیے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شیاطین جنات کے حملوں سے اور جہنم کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۳۰ تا ۱۳۲

اللہ تعالیٰ کسی کو ناحق عذاب نہیں دے گا

بِمَعْشَرِ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ	(فرمائے گا اللہ) اے جنوں اور انسانوں کے گروہ!
أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ	کیا نہیں آئے تھے تمہارے پاس رسول تم ہی میں سے
يَقْضُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي	وہ بیان کرتے تھے تم پر میری آیات
وَيُنذِرُوكُم لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا	اور خبردار کرتے تھے تمہیں تمہاری اس دن کی حاضری سے
قَالُوا شَهِدْنَا عَلَىٰ أَنْفُسِنَا	وہ کہیں گے ہم گواہی دیتے ہیں اپنے خلاف
وَعَرَّيْتَهُمُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا	اور دھوکے میں ڈال دیا تھا انہیں دنیا کی زندگی نے
وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمُ	اور وہ گواہی دیں گے اپنے خلاف

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ ۝۱۲۰	کہ یقیناً وہ کفر کرنے والے تھے۔
ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَى بِظُلْمٍ	ایسا اس لیے ہے اے نبی! کہ نہیں ہے آپؐ کا رب ہلاک کرنے والا بستیوں کو ناحق
وَاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ۝۱۲۱	جب کہ بستیوں والے غافل ہوں۔
وَلِكُلِّ دَرَجَتٍ مِّمَّا عَمِلُوْا	اور ہر ایک کے لیے درجے ہیں اُس کے اعتبار سے جو اُنہوں نے عمل کیا
وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۲۲	اور نہیں ہے آپؐ کا رب بے خبر اُس عمل سے جو وہ کر رہے ہیں۔

ان آیات میں روزِ قیامت کا ایک منظر پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ انسانوں اور جنات سے پوچھے گا کہ کیا تمہارے پاس ہمارے رسولؐ حق لے کر نہیں آئے تھے اور اُنہوں نے تمہیں اس دن کے حساب کتاب سے خبردار نہیں کیا تھا؟ وہ تسلیم کریں گے کہ ہم تک حق پہنچ گیا تھا لیکن دنیا کی زندگی نے ہمیں دھوکے میں ڈالے رکھا۔ گویا روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کسی کو ناحق اور بغیر اتمامِ حجت کے عذاب سے دوچار نہیں کرے گا۔ ہر شخص کو بدلہ اُس کے عمل کے مطابق ملے گا۔ اعمال کی مناسبت سے ہر ایک کے لیے جنت یا جہنم میں درجات ہوں گے۔

### آیات ۱۳۳ تا ۱۳۵

### ظالم کامیاب نہیں ہوں گے

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ	اور اے نبی! آپؐ کا رب تو بے نیاز ہے رحمت کرنے والا
اِنْ يَّشَآءْ يَّذْهِبْكُمْ	اگر وہ چاہے تو لے جائے تم سب کو

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور جانشین بنا دے تمہارے بعد جسے چاہے	وَيَسْتَخْلِفُ مِنْ بَعْدِكُمْ مَا يَشَاءُ
جیسے اُس نے پیدا کیا تمہیں دوسری قوم کی اولاد سے	كَمَا أَنْشَأَكُمْ مِنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ آخَرِينَ ﴿٣٣﴾
بے شک جس (روزِ قیامت) کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ ضرور آنے والا ہے	إِنَّ مَا تُوْعَدُونَ لَآتٍ
اور تم نہیں ہو بے بس کرنے والے (اللہ کو)۔	وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿٣٤﴾
فرمائیے اے میری قوم! تم عمل کیے جاؤ اپنی جگہ پر	قُلْ يَقَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ
بے شک میں بھی عمل کرنے والا ہوں	إِنِّي عَامِلٌ
پس عن قریب تم جان لو گے کون ہے ہو گا جس کے لیے آخرت کا گھر	فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ
بے شک کامیاب نہیں ہوا کرتے ظالم۔	إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿٣٥﴾

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی کوئی غرض تم سے وابستہ نہیں ہے۔ تمہاری نافرمانی سے اُس کا کچھ نہیں بگڑتا اور تمہاری نیکی سے اُس کا کچھ نہیں سنورتا۔ بے نیاز ہونے کے باوجود یہ اُس کی رحمت کا مظہر ہے کہ وہ تمہیں گناہوں پر فوری سزا نہیں دیتا بلکہ توبہ کرنے کی مہلت دیتا ہے۔ اگر وہ چاہتا تو تمہارے جرائم کی وجہ سے تمہیں مٹا دیتا اور تمہاری جگہ دوسرے لوگ لے آتا۔ اب بھی اگر تم گناہوں سے باز نہیں آتے تو جو جی میں آئے کرتے رہو۔ البتہ خوب جان لو کہ قیامت کا دن تو آنے ہی والا ہے اور کوئی اُس دن کو ٹال نہیں سکتا۔ اُس دن تمہارا محاسبہ کیا جائے گا اور ظلم و زیادتی کرنے والے ہر گز کامیاب نہ ہوں گے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۱۳۶ تا ۱۳۷

## اللہ تعالیٰ کے حوالے سے حق تلفی اور ناشکری

وَجَعَلُوا لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا	اور انہوں نے مقرر کر دیا ہے اللہ کے لیے اُس میں سے جو اُس نے پیدا کیا ہے کھیتی اور مویشیوں میں سے ایک حصہ۔
فَقَالُوا هَذَا لِلَّهِ	سو وہ کہتے ہیں یہ اللہ کے لیے ہے
بِزَعْمِهِمْ	اُن کے خیال میں
وَهَذَا لِلشُّرَكَائِنَا	اور یہ ہمارے شریکوں کے لیے ہے
فَمَا كَانَ لِلشُّرَكَائِيهِمْ	پس جو حصہ ہوتا ہے اُن کے شریکوں کے لیے
فَلَا يَصِلُ إِلَى اللَّهِ	تو وہ نہیں پہنچتا اللہ کی طرف
وَمَا كَانَ لِلَّهِ	اور جو حصہ ہوتا ہے اللہ کے لیے
فَهُوَ يَصِلُ إِلَى شُرَكَائِهِمْ	تو وہ پہنچ جاتا ہے اُن کے شریکوں کی طرف
سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿۳۶﴾	برا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں۔
وَكَذَلِكَ زَيْنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتَلَ	اور اسی طرح خوش نما بنا دیا بہت سے مشرکوں کے لیے
أَوْلَادَهُمْ شُرَكَائِهِمْ	مار ڈالنا اپنی اولاد کا اُن کے شریکوں نے
لِيُرَدُّوهُمْ	تاکہ وہ برباد کریں انہیں

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور مشتبہ کر دیں اُن پر اُن کا دین	وَلْيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ
اور اگر چاہتا اللہ تو وہ نہ کرتے ایسا	وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا فَعَلُوهُ
تو اے نبی! چھوڑ دیجیے انہیں اور اُسے جو وہ جھوٹ گھڑ رہے ہیں۔	فَذَرَّهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿۱۷﴾

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ مشرکین اس بات کو ماننے کے باوجود کہ فضلیں اللہ تعالیٰ اگاتا ہے اور جانوروں کا خالق بھی وہی ہے، فصلوں اور جانوروں کے گوشت کا ایک حصہ اللہ کے نام کر دیتے اور دوسرا بتوں کے نام۔ اللہ کے نام کا حصہ فقراء و مساکین پر خرچ کرتے اور بتوں کے نام کا حصہ بت خانہ کے پجاریوں اور پنڈتوں کے حوالے کر دیتے۔ مزید ظلم یہ کرتے کہ اگر کبھی پیداوار میں کچھ کمی آجائے تو اس کمی کو اللہ کے حصہ پر یہ کہہ کر ڈال دیتے کہ اللہ تعالیٰ غنی ہے اور وہ ہماری چیزوں کا محتاج نہیں ہے لیکن اللہ کے پیاروں کے حصہ میں کمی نہیں ہونی چاہیے۔ بتوں کے حصہ میں کمی کرتے ہوئے ڈرتے بھی تھے کہ کہیں وہ کوئی بلا نہ نازل کر دیں کیوں کہ بت سامنے نظر آتے تھے لیکن اللہ کو بہت اوپر سمجھ کر اُس کے عذاب سے بے خوف تھے۔ یہ تمام گم راہیاں انہیں مذہبی پیشواؤں نے تلقین کی تھیں۔ بتوں کے نام پر بچوں کو ذبح کر کے اُن کی بھینٹ چڑھانے کا ظلم بھی انہیں ان سنگ دلوں نے سکھایا تھا۔ گویا ان بد بختوں نے مشرکین کی دنیا و آخرت دونوں ہی برباد کر دی تھیں۔ آج ہم نے بھی پوری زندگی اللہ کی بندگی کے لیے وقف کرنے کی بجائے کچھ وقت عبادات کے لیے اور اکثر وقت دنیا داری کے لیے مخصوص کر رکھا ہے۔ پھر جب کوئی ضرورت پیش آتی ہے تو دنیا داری کے وقت پر کوئی حرج نہیں ڈالتے بلکہ عبادات کے لیے مقرر وقت ہی کو قربان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے یہ کتنی حق تلفی اور کیسی ناشکری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہمیں اصلاح کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



## آیات ۱۳۸ تا ۱۳۹

## مشرک پنڈتوں کے من گھڑت فیصلے

وَقَالُوا هَذِهِ أَنْعَامٌ وَحَرْتُ حِجْرٌ	اور وہ کہتے ہیں یہ جانور اور کھیتی ممنوع ہیں
لَا يَطْعَمُهَا إِلَّا مَنْ نَّشَاءُ بَزَعْنَاهُمْ	کوئی نہیں کھائے گا انہیں سوائے اُس کے جسے ہم چاہیں اپنے خیال کے مطابق
وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا	اور (کہتے ہیں) یہ جانور ہیں حرام کی گئی ہیں جن کی پشتیں (سواری کے لیے)
وَأَنْعَامٌ لَا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا	اور بعض جانور ہیں، وہ نہیں پکارتے اللہ کے نام کا جن پر (
افْتِرَاءً عَلَيْهِ	جھوٹ گھڑتے ہوئے اللہ پر
سَيَجْزِيهِمْ بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿۱۳۸﴾	عن قریب اللہ بدلہ دے گا انہیں اُس کا جو وہ جھوٹ گھڑا کرتے تھے۔
وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَذِهِ الْأَنْعَامِ	اور وہ کہتے ہیں جو کچھ ہے پیٹ میں ہیں ان جانوروں کے
خَالِصَةً لِّذُكُورِنَا	وہ خالص ہے ہمارے مردوں کے لیے
وَمَحَرَّمٌ عَلٰی اَزْوَاجِنَا	اور حرام کیا ہوا ہے ہماری عورتوں پر
وَإِنْ يَكُنْ مَّيْتَةً	اور اگر وہ ہے مُردہ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ	تو وہ سب اُس (کے کھانے) میں شریک ہوتے ہیں
سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ	عن قریب اللہ بدلہ دے گا انہیں، اُن کی باتوں کا
إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿۱۳۹﴾	بے شک وہ کمالِ حکمت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

حلال و حرام کرنے کا اختیار اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولوں کا ہے۔ مشرکین کے مذہبی پنڈت یہ حق غصب کر لیتے ہیں۔ جانوروں کے گوشت، دودھ اور فصلوں کو کسی کے لیے حلال اور کسی کے لیے حرام قرار دیتے ہیں۔ بعض جانوروں پر سواری کرنے کو ممنوع قرار دیتے ہیں۔ پابندی لگاتے ہیں کہ فلاں جانور کو اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح نہیں کیا جاسکتا۔ عن قریب اللہ تعالیٰ اُن کو اس جھوٹ کی سزا دینے والا ہے۔ بزرگانِ دین کے نام کی نذر و نیاز کے لیے کچھ خود ساختہ ضابطے ہمارے ہاں بھی رائج ہیں جن کی سند نہ قرآنِ مجید سے ملتی ہے اور نہ ہی احادیثِ مبارکہ سے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شرک اور بدعات سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

### آیت ۱۴۰

گم راہی کا بدترین انجام... ہمیشہ کا خسارہ

قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ	یقیناً خسارے میں چلے گئے وہ جنہوں نے قتل کیا اپنی اولادوں کو حماقت سے بغیر کسی علم کے
وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ	اور حرام ٹھہرا دیا اُسے جو رزق دیا تھا انہیں اللہ نے
افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ	جھوٹ گھڑتے ہوئے اللہ پر
قَدْ ضَلُّوا	یقیناً وہ بھٹک گئے
وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿۱۴۰﴾	اور نہ ہوئے ہدایت پانے والے۔

یہ آیت آگاہ کر رہی ہے کہ وہ لوگ ظالم ہیں جنہوں نے اولاد کے قتل جیسے وحشیانہ فعل کو رسم بنادیا، اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ رزق کو بغیر کسی سبب کے خود پر حرام کر لیا اور من گھڑت تصورات کو اللہ کی طرف منسوب کرنے کا جرم کیا۔ ایسے لوگ گم راہ ہیں اور اپنی گم راہی کے بدترین انجام کا سامنا کر کے ہمیشہ کے لیے خسارے سے دوچار ہوں گے۔

### آیات ۱۴۱ تا ۱۴۲

#### پھلوں اور جانوروں میں اللہ کی قدرت کے شاہ کار

وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَّعْرُوشَاتٍ	اور وہی ہے جس نے پیدا کیے ہیں باغ چھتریوں پر چڑھائے ہوئے اور نہ چڑھائے ہوئے
وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكْلُهُ	اور کھجور کے درخت اور کھیتی مختلف ہیں جن کے پھل
وَالزَّيْتُونَ وَالرِّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ	اور زیتون اور انار ملتے جلتے اور نہ ملتے جلتے
كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ	کھاؤ اُس کے پھلوں میں سے جب وہ پھل لائے
وَأَتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ	اور ادا کرو اللہ کا حق اُس کی کٹائی کے دن
وَلَا تُسْرِفُوا	اور (رزق) ضائع نہ کرو
إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿١٤١﴾	بے شک اللہ پسند نہیں کرتا (رزق) ضائع کرنے والوں کو۔
وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةٌ وَفَرُشًا	اور (اللہ کے پیدا کردہ) جانوروں میں سے کچھ بوجھ اٹھانے والے ہیں اور کچھ زمین سے لگے ہوئے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

کھاؤ اُس میں سے جو رزق دیا ہے تمہیں اللہ نے	كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ
اور پیروی نہ کرو شیطان کے نقوشِ قدم کی	وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ
بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔	إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿۱۶۲﴾

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے پھلوں اور جانوروں میں اپنی تخلیق کی قدرتوں کو نمایاں فرمایا۔ بعض پھل ایسے ہوتے ہیں جو ان بیلوں پر نمودار ہوتے ہیں جنہیں سہارا دیا جاتا ہے جیسے انگور اور اکثر پھل ایسے درختوں پر لگتے ہیں جو اپنے بل بوتے پر آپ کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ پھل اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت ہیں۔ انہیں کھاؤ اور جس روز پھل حاصل ہوں اُسی روز عشر اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دو۔ جانوروں میں سے کچھ حمل بردار ہیں اور کچھ نہیں۔ حمل بردار جانوروں میں اونٹ، بیل، گھوڑا، خچر اور گدھا شامل ہیں۔ غیر حمل بردار جانوروں میں بکرا، بکری، مینڈھا اور بھیڑ شامل ہیں۔ ان میں سے جو حلال ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ذبح کرو اور کھاؤ۔ ضرورت سے زیادہ کھا کر یا رزق ضائع کر کے یا کسی شے کے حلال یا حرام ہونے کے بارے میں خود ہی اپنی طرف سے ضابطے بنا کر شیطان کی پیروی نہ کرو۔

### آیات ۱۴۳ تا ۱۴۴

#### بلاد لیل کسی حلال شے کو حرام نہ ٹھہراؤ

آٹھ جوڑے ہیں (موشیوں میں سے)	ثَلَاثِيَّةَ أَزْوَاجٍ
بھیڑ سے دو اور بکری سے دو	مِنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ
اے نبی! پوچھیے کیا دونوں نحر حرام کیے ہیں اللہ نے یا دونوں مادہ	قُلْ ٱلَّذِكْرَيْنِ حَرَّمَ ٱمِ ٱلْأُنثَيَيْنِ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

یہ لپٹے ہوئے ہیں جس پر دونوں ماداؤں کے رحم؟	أَمَّا اشْتَبَهَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ
بتاؤ مجھے علم کے ساتھ اگر ہو تم سچے۔	نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۳۶﴾
اور اونٹ سے دو اور گائے سے دو	وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ
پوچھیے کیا دونوں نحر حرام کیے ہیں اللہ نے یا دونوں مادہ	قُلْ وَالَّذِكْرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ
یا لپٹے ہوئے ہیں جس پر دونوں ماداؤں کے رحم؟	أَمَّا اشْتَبَهَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ
کیا تم تھے موجود جب وصیت کی تھی تمہیں اللہ نے اس بات کی؟	أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ وَصَّيْكُمُ اللَّهُ بِهَذَا
پس کون زیادہ ظالم ہے اُس سے جو گھڑتا ہے اللہ پر جھوٹ؟	فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا
تاکہ وہ گم راہ کرے لوگوں کو بغیر کسی علم کے	لِيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ
بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا ظالم لوگوں کو۔	إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿۳۷﴾

ع

ان آیات میں عرب میں پائے جانے والے جانوروں کی چار جنسوں اور آٹھ جوڑوں کا ذکر ہے یعنی بھیڑ اور مینڈھا، بکر اور بکری، اونٹ اور اونٹنی اور گائے اور بیل۔ مشرکین سے سوال پوچھا گیا کہ یہ کیا بات ہوئی کہ ایک ہی جنس کا نر تو حلال ہو اور مادہ حرام، یا مادہ حلال ہو اور نر حرام، یا جانور خود تو حلال ہو؟ مگر اُس کے پیٹ سے نکلا ہوا بچہ زندہ ہو تو کسی پر حرام ہو اور کسی پر حلال اور مردہ ہو تو سب کے لیے حلال؟ یہ سوال اس تفصیل کے ساتھ اُن کے سامنے اس لیے پیش کیا گیا تاکہ اُن پر خود ساختہ پابندیوں کی غیر معقولیت واضح ہو جائے۔ یہ تو ایسی غیر معقول باتیں ہیں جنہیں عقل سلیم ماننے سے انکار کرتی ہے۔ پھر کیا اللہ تعالیٰ ایسی لغو باتوں کا حکم دے سکتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ بلادلیل حلال کو حرام کرنے والے دراصل خود ساختہ باتوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے لوگوں کو گم راہ کرتے رہتے ہیں اور بہت بڑے ظالم ہیں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیت ۱۴۵

اللہ تعالیٰ نے کن چیزوں کو حرام کیا ہے؟

اے نبی! فرمائیے میں نہیں پاتا اُس کلام میں جو وحی کیا گیا ہے میری طرف	قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ
کوئی چیز حرام کھانے والے پر وہ کھاتا ہے جسے	مُحَرَّمًا عَلَى طَائِعٍ يُطْعِمُهُ
سوائے اس کے کہ وہ ہو مُردار	إِلَّا أَنْ يَكُونَ مِيتَةً
یا بہاد یا جانے والا خون	أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا
یا خنزیر کا گوشت	أَوْ لَحْمَ خَنْزِيرٍ
تو بے شک وہ ناپاک ہے	فَإِنَّهُ رَجَسٌ
یا جو نافرمانی کا باعث ہو یعنی پکارا جائے غیر اللہ کا نام جس پر (ذبح کرتے وقت)	أَوْ فَسَقًا أَهْلًا لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ
پھر جو لاچار کر دیا جائے (بھوک سے)، نہ وہ سرکش ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا	فَمِنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ
تو بے شک آپ کا رب بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔	فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۱۴۵﴾

سورہ بقرہ آیت ۱۷۳، سورہ مائدہ آیت ۱۳ اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ بنیادی طور پر چار ہی چیزیں حرام ہیں یعنی مُردار، خون، خنزیر کا گوشت اور ہر وہ کھانا جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے نام پر نذر کیا گیا ہو۔ اس آیت میں واضح کیا گیا کہ خون سے مراد وہ خون ہے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

جو ذبح کرتے وقت جانور کے جسم سے بہ جاتا ہے۔ جما ہوا خون جو بہ نہیں سکتا حرام نہیں ہے۔ اس آیت میں یہ وضاحت مزید ہے کہ مُردار، بہ جانے والا خون اور خنزیر کا گوشت اس لیے حرام ہیں کہ یہ سب نجاستیں ہیں۔ البتہ وہ کھانا جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے نام پر نذر کیا گیا ہو نجاست نہیں ہے۔ اُسے اس لیے حرام کیا گیا ہے کہ اُس میں شرک یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا پہلو شامل ہے۔

### آیات ۱۴۶ تا ۱۴۷

#### یہود کی سرکشی کی سزا

وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا	اور اُن لوگوں پر جو یہودی ہوئے
حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفْرٍ	ہم نے حرام کر دیا ہر ناخن والا جانور
وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنِمِ	اور گائے اور بکری میں سے
حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا	ہم نے حرام کی اُن پر دونوں کی چربی
إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَايَا	سوائے اُس کے جو اٹھار کھی ہے اُن کی پشتوں یا انتڑیوں
أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ	یا وہ جو ملی ہوئی ہو ہڈی کے ساتھ
ذَلِكَ جَزَاءُهمْ بِبَغْيِهِمْ	یہ ہم نے سزا دی تھی انہیں اُن کی سرکشی کی وجہ سے
وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿١٤٦﴾	اور بلاشبہ ہم یقیناً سچے ہیں۔
فَإِنْ كَذَّبُوكَ	پھر اے نبی! اگر وہ جھٹلائیں آپ کو

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَقُلْ رَبِّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ	تو فرمائیے تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے
وَلَا يَرُدُّ بَأْسَهُ عَنِ الْقَوْمِ الْجَازِمِينَ ﴿۱۴۰﴾	اور نہیں ٹالاجاتا اُس کا عذاب مجرم لوگوں سے۔

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ یہودیوں پر اُن کی شرارتوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہر ناخن والا جانور (شتر مرغ البظ وغیرہ) حرام قرار دے دیا تھا۔ گائے اور بکری کے بعض حصوں کی چربی بھی اُن پر حرام کر دی گئی تھی۔ یہ چیزیں بنیادی طور پر حرام نہ تھیں لیکن اُن کی سرکشی کی پاداش میں حرام کی گئی تھیں۔ یہودی اگر اپنی سرکشی سے باز آجائیں اور آخری نبی ﷺ پر ایمان لا کر اُن کی تعلیمات قبول کر لیں تو اپنے رب کے دامن رحمت کو اپنے لیے کشادہ پائیں گے۔ اِس کے برعکس اگر وہ اپنی مجرمانہ و باغیانہ روش پر اڑے رہے تو انہیں اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔

آیات ۱۴۸ تا ۱۵۰

مشرکین کی ایک خوش نما لیکن فریب کن دلیل

سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا	عنقریب کہیں گے وہ لوگ جنہوں نے شرک کیا
لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا	اگر چاہتا اللہ تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا
وَلَا حَرَمْنَا مِنْ شَيْءٍ	اور نہ ہم حرام کر لیتے کسی چیز کو
كَذَلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ	اِسی طرح جھٹلایا تھا اُن لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے
حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا	یہاں تک کہ اُنہوں نے چکھا ہمارا عذاب
قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا	اے نبی! فرمائیے کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے تو لے آؤ اُسے ہمارے لیے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



نہیں پیروی کر رہے تم مگر گمان کی	إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ
اور تم نہیں اس کے سوا کہ قیاس آرائیاں کر رہے ہو۔	وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ﴿۱۳۸﴾
فرمائیے پس اللہ ہی کے لیے ہے کامل دلیل	قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ
پھر اگر وہ چاہتا تو ضرور ہدایت دے دیتا تم سب کو۔	فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۱۳۹﴾
فرمائیے لاؤ اپنے گواہ جو گواہی دیں کہ اللہ نے حرام کیا ہے اسے	قُلْ هَلَمْ شَهِدْكُمْ الَّذِينَ يَشْهَدُونَ أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ هَذَا
پھر اگر وہ (جھوٹی) گواہی دے بھی دیں	فَإِنْ شَهِدُوا
تو آپ نہ گواہی دیجیے اُن کے ساتھ	فَلَا تَشْهَدُ مَعَهُمْ
اور نہ پیروی کیجیے اُن کی خواہشات کی جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیات کو	وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ كَذَبُوا بِآيَاتِنَا
اور جو نہیں ایمان رکھتے آخرت پر	وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ
اور وہ اپنے رب کے ساتھ (دوسروں کو) برابر ٹھہرا رہے ہیں۔	وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ﴿۱۴۰﴾

۱۴۰

ان آیات میں مشرکین کی ایک خوش نما لیکن دھوکا دینے والی دلیل کا ذکر ہے۔ وہ کہتے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا اذن نہ ہوتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا شرک نہ کرتے اور نہ ہی کسی شے کو حرام قرار دے سکتے۔ بلاشبہ ہر کام اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہوتا ہے لیکن برے کام میں اُس کا اذن ہوتا ہے رضا شامل نہیں ہوتی۔ مشرکین سے کہا گیا کہ اپنے شرک اور حلال اور حرام کے خود ساختہ تصورات کا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

جواز پیش کرنے کی بجائے بتاؤ کہ کس دلیل کی بنیاد پر تم یہ سب کچھ کر رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے رسولؐ اور کتابیں بھیج کر، حلال و حرام واضح فرما کر اور تمہارے جرائم بے نقاب کر کے تم پر حجت پوری کر دی ہے۔ تمہیں زبردستی ہدایت دینا اُس کی مشیت میں نہیں ہے۔ مسلمانوں کو منع کیا گیا کہ وہ مشرکین کی خوش نماباتوں سے دھوکا نہ کھائیں اور ایسے لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کریں جو آخرت کی جواب دہی سے نہیں ڈرتے اور خود ساختہ معبودوں کو اللہ تعالیٰ کے برابر ٹھہرا رہے ہیں۔

### آیات ۱۵۱ تا ۱۵۳

#### تورات کے احکام عشرہ کی قرآنی تعبیر

اے نبی! فرمائیے آؤ میں پڑھ کر سناؤں جو کچھ حرام کیا ہے تمہارے رب نے تم پر	قُلْ تَعَالَوْا اتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ
کہ نہ شریک کرو اُس کے ساتھ کسی چیز کو	اَلَّا تَشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا
اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو	وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا
اور نہ قتل کرو اپنی اولاد کو مفلسی کی وجہ سے	وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ
ہم ہی رزق دیتے ہیں تمہیں اور انہیں بھی	نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ
اور مت قریب جاؤ بے حیائیوں کے	وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ
جو ظاہر ہیں اُن میں سے اور جو چھپی ہیں	مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ
اور نہ قتل کرو اُس جان کو جسے محترم ٹھہرایا ہے اللہ نے مگر حق کے ساتھ	وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ذٰلِكُمْ وَصَّكُمُ بِهِ	یہ ہے، اللہ نے تاکید کی کہ تمہیں جس کا
لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿۱۵﴾	تاکہ تم سمجھو۔
وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ	اور مت قریب جاؤ یتیم کے مال کے مگر اُس طریقہ سے جو
حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ	یہاں تک کہ وہ پہنچ جائے اپنی سمجھ کی عمر کو
وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْهَيْزَانَ بِالْقِسْطِ	اور پورا کرو ناپ اور تول عدل کے ساتھ
لَا تُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا	ہم ذمہ داری نہیں ڈالتے کسی جان پر مگر اُس کی صلاحیت
وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا	اور جب بھی بات کرو تو عدل کرو
وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ	اگرچہ کوئی ہو قرابت دار
وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا	اور اللہ سے کیے ہوئے وعدہ کو پورا کرو
ذٰلِكُمْ وَصَّكُمُ بِهِ	یہ ہے، اللہ نے تاکید کی کہ تمہیں جس کا
لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿۱۶﴾	تاکہ تم نصیحت قبول کرو۔
وَإِنَّ هَذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ	اور بے شک یہ میرا راستہ ہے سیدھا
فَاتَّبِعُوهُ	سو اس کی پیروی کرو
وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ	اور نہ پیروی کرو دوسرے راستوں کی

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

پس وہ جدا کر دیں گے تمہیں اللہ کے راستہ سے	فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ
یہ ہے، اللہ نے تاکید کی حکم دیا تمہیں جس کا	ذِكْمٌ وَصَّكُمْ بِهِ
تاکہ تم اللہ کی نافرمانی سے بچو۔	لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۵۶﴾

ان آیات میں تورات کے احکام عشرہ یعنی دس احکام کو مسلمانوں کے لیے معاشرتی ہدایات کے طور پر بیان کیا جا رہا ہے۔ وہ دس احکام حسب ذیل ہیں :

- I. اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔
- II. والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔
- III. اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل مت کرو۔ اُس کے رازق تم نہیں اللہ تعالیٰ ہے۔
- IV. بے حیائی کے قریب مت جاؤ خواہ یہ ظاہر ہو یا پوشیدہ۔
- V. کسی بھی جان کو ناحق قتل مت کرو۔
- VI. یتیم کا مال نہ کھاؤ بلکہ عمدہ طور پر اُس کے مال کی حفاظت کرو۔
- VII. ناپ اور تول کو عدل کے ساتھ پورا کرو۔
- VIII. ہمیشہ عدل کی بات کرو اور جانب داری نہ برتو۔
- IX. اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے گئے عہد کو پورا کرو۔
- X. اللہ تعالیٰ کی کتاب ہی سیدھا راستہ ہے پس اُس کی پیروی کرو۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیت ۱۵۴

## تورات کے محاسن

پھر ہم نے عطا فرمائی موسیٰؑ کو کتاب	ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ
پوری کرنے کے لیے نعمت اُس پر جو اچھا عمل کرے	تَبَارَكًا عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ
اور تاکہ تفصیل ہو جائے ہر چیز کی	وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ
اور ہدایت اور رحمت ہو	وَهُدًى وَرَحْمَةً
تاکہ وہ اپنے رب سے ملاقات کرنے پر ایمان لائیں۔	لِّعَلَّهُمْ يَلْقَاءَ رَبَّهُمْ يُؤْمِنُونَ ﴿۱۵۴﴾

۱۹  
۶

یہ آیت اُس اصل تورات کے محاسن بیان کر رہی ہے جو حضرت موسیٰؑ کو عطا کی گئی تھی۔ اس وقت تورات کے نام سے جو کتاب موجود ہے وہ اصل نہیں بلکہ تحریف شدہ ہے۔ ارشاد ہوا کہ اصل تورات میں نیکیاں کرنے والوں کے لیے ہدایت کا ہر پہلو بیان کر دیا گیا تھا۔ اُس کی تعلیمات کی نمایاں خوبی یہ تھی کہ اُن سے انسان میں آخرت میں جواب دہی کا احساس پختہ ہو جاتا تھا۔ یہی وہ احساس ہے جو انسان کی زندگی کا رخ بدل دیتا ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچتا ہو ایسی پاکیزہ اور محتاط زندگی بسر کرتا ہے کہ تمام مخلوقات کو اُس کی نیکی سے فیض حاصل ہوتا ہے۔ آخرت پر ایمان نہ رکھنے والے انسان کی زندگی آزادانہ، غیر ذمہ دار بلکہ وحشیانہ ہو جاتی ہے اور ہر مخلوق کو اُس سے شر کا اندیشہ محسوس ہوتا ہے۔ معاشرے کو اگر امن و سکون کا پاکیزہ ماحول فراہم کرنا ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ افراد کے دلوں میں آخرت کے محاسبہ کا خوف پیدا کیا جائے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

آیات ۱۵۵ تا ۱۵۷

نزول قرآن ... مشرکین مکہ کے لیے اتمام حجت

وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ	اور یہ کتاب ہے (قرآن) ہم نے نازل کیا ہے جسے
مُبْرَكٌ	بڑی برکت والی ہے
فَاتَّبِعُوهُ	سو پیروی کرو اس کی
وَاتَّقُوا	اور بچو اللہ کی نافرمانی سے
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿۱۵۵﴾	تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔
أَنْ تَقُولُوا	ایسا نہ ہو کہ تم کہو
إِنَّمَا أَنْزَلَ الْكِتَابَ عَلَى طَائِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا	بے شک نازل کی گئی تھی کتاب تو صرف اُن دو گروہوں پر جو ہم سے پہلے تھے
وَإِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغَفْلِينَ ﴿۱۵۶﴾	اور بے شک ہم اُن کے پڑھنے پڑھانے سے یقیناً بے خبر تھے۔
أَوْ تَقُولُوا	یا تم کہو
لَوْ أَنَّا أَنْزَلْ عَلَيْنَا الْكِتَابَ	اگر واقعی نازل کی جاتی ہم پر کتاب
لَكُنَّا أَهْدَىٰ مِنْهُمْ	تو ہم ہوتے زیادہ ہدایت یافتہ اُن سے
فَقَدْ جَاءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ	تو آپکی ہے تمہارے پاس واضح دلیل تمہارے رب کی

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

طرف سے	
اور ہدایت اور رحمت	وَهْدَىٰ وَرَحْمَةً
تو کون زیادہ ظالم ہے اُس سے جس نے جھٹلایا اللہ کی آیات کو	فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ بِآيَاتِ اللَّهِ
اور رخ پھیرا اُن سے	وَصَدَفَ عَنْهَا
ہم عن قریب بدلے میں دیں گے اُن کو جو رخ پھرتے ہیں ہماری آیات سے برا عذاب	سَنَجْزِي الَّذِينَ يَصْدِفُونَ عَنْ آيَاتِنَا سُوءَ الْعَذَابِ
اِس وجہ سے کہ وہ رخ پھیرا کرتے تھے۔	بِمَا كَانُوا يَصْدِفُونَ ﴿١٥٩﴾

ان آیات میں مشرکین مکہ کو مخاطب کر کے کہا گیا کہ تمہارے پاس ایک بابرکت کتاب آچکی ہے۔ اِس کی پیروی کرو تا کہ تم اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مستحق بن سکو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم عذر پیش کرو کہ کتابیں تو ہم سے قبل یہودیوں اور عیسائیوں کو دی گئیں اور ہم نہیں جانتے تھے کہ وہ کیا پڑھتے اور پڑھاتے ہیں۔ اگر ہمارے پاس کتاب آتی تو ہم اُن کے مقابلہ میں ہدایت کا راستہ اختیار کرنے میں آگے نکل جاتے۔ اب جبکہ تمہارے پاس کتاب ہدایت آچکی ہے تو اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اس ہدایت سے رخ پھیرے۔ ایسے ظالموں کو ہم بری سزا دے کر رہیں گے۔

### آیت ۱۵۸

اللہ کی نشانی دیکھنے کے بعد ایمان لانا اور عمل کرنا مفید نہیں

کس کا انتظار کر رہے ہیں سوائے اِس کے کہ آئیں اُن کے پاس فرشتے	هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ
---	--

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اَوْ يَاتِي رَبُّكَ	یا اے نبی! آجائے آپ کا رب
اَوْ يَاتِي بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ	یا آئے کوئی نشانی آپ کے رب کی
یَوْمَ یَاتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ	جس روز آئے گی کوئی نشانی آپ کے رب کی
لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا	فائدہ نہ دے گا کسی شخص کو اُس کا ایمان لانا
لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ	جو نہیں ایمان لایا تھا اس سے پہلے
اَوْ كَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا	یا نہ کمائی تھی اپنے ایمان کے ساتھ کوئی نیکی
قُلْ اَنْتَظِرُوْا	فرمائیے انتظار کرو
اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾	بے شک ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں۔

اس آیت میں ارشاد ہوا کہ مشرکین مکہ اتمام حجت کے باوجود ایمان نہیں لارہے۔ گویا وہ انتظار میں ہیں کہ حساب کتاب کے لیے اللہ تعالیٰ زمین پر جلوہ افروز ہو جائے یا فرشتوں کے ذریعے کوئی عذاب اُن پر نازل کرے یا اپنی کوئی اور نشانی اُن پر ظاہر فرمادے۔ اللہ تعالیٰ کی نشانی ظاہر ہونے کے بعد اُن کا ایمان لانا یا کوئی نیکی کرنا اُن کے لیے ہر گز مفید نہ ہوگا۔ ایمان لانا اور نیکی کرنا اُسی وقت مفید ہے جب یہ بالغیب ہو۔ بہتر ہے کہ مشرکین غیب میں رہتے ہوئے ایمان لے آئیں اور عمل صالح کی سعادت حاصل کر لیں۔ دوسری صورت میں عذاب آنے کا انتظار کریں۔

### آیت ۱۵۹

فرقہ پرستوں سے رسول اللہ ﷺ کا کوئی تعلق نہیں

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ	بے شک وہ لوگ جنہوں نے ٹکڑے کیے اپنے دین کے
--	--

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



وَكَانُوا شَيْعًا	اور وہ ہو گئے گروہ گروہ
لَسْتُ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ	اے نبی! نہیں ہے آپ کا اُن سے کوئی تعلق
إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ	بے شک اُن کا معاملہ تو اللہ ہی کے حوالے ہے
ثُمَّ يَنْبِئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿۵۹﴾	پھر وہ بتائے گا انہیں جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

یہ آیت واضح کر رہی ہے کہ دین اسلام ایک وحدت ہے جو زندگی کے ہر گوشے میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا تقاضا کرتا ہے۔ ایسے لوگوں سے اللہ کے رسول ﷺ کا کوئی تعلق نہیں جو دین کے حصے بخرے کر دیں یعنی دین کی ایک بات کو تو پکڑ لیں اور دوسری بات سے صرف نظر کریں یا کوئی نئی بات دین میں داخل کر دیں۔ پھر کسی ایک بات کو اہمیت دے کر اپنی پہچان بنالیں اور اس بنیاد پر ایک فرقہ کی شکل اختیار کر لیں۔ خود کو حق پر سمجھیں اور باقی سب مسلمانوں کو گم راہ قرار دیں۔ ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ ہی کے سپرد ہے اور وہ انہیں امت مسلمہ میں انتشار پیدا کرنے کی عبرت ناک سزا دے گا۔

### آیت ۱۶۰

بدلہ اُن اعمال کا ملے گا جو موت آنے تک باقی رہے

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ	جو کوئی لائے گا ایک بھلائی
فَلَهُ عَشْرُ امْتِنَالِهَا	تو اُس کے لیے دس بھلائیاں ہوں گی اُس جیسی
وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ	اور جو کوئی لائے گا ایک برائی
فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا	تو بدلہ نہیں دیا جائے گا اُسے مگر اُس برائی جیسا
وَهُمْ لَا يَظْلَمُونَ ﴿۶۰﴾	اور اُن پر ظلم نہ کیا جائے گا۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اس آیت میں بشارت دی گئی ہے کہ جو فرد کوئی نیکی لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اُسے اُس کا دس گنا اجر عطا کیا جائے گا۔ اس کے برعکس جو کوئی برائی لے کر آیا اُسے اُس برائی کے برابر ہی سزا ملے گی۔ اس آیت کے الفاظ میں یہ بات قابل غور ہے کہ یہاں نیکی یا برائی کرنے کا نہیں بلکہ لانے کا ذکر ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ محض کسی نیک یا بد کام کر لینے پر جزا و سزا نہیں دی جائے گی، بلکہ جزا و سزا کے لیے موت کے وقت تک اُس نیک یا بد عمل کا باقی رہنا شرط ہے۔ مثلاً کسی نے کوئی نیک عمل کیا، لیکن پھر اُس کے کسی گناہ (مثلاً کفر، شرک، دکھاوا وغیرہ) کی شامت سے وہ عمل ضائع ہو گیا تو وہ اُس عمل پر جزا کا مستحق نہیں رہا۔ اسی طرح جس نے برائی کی لیکن اُس پر سچی توبہ کر لی تو اب اُسے گناہ کی سزا نہیں ملے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے برے اعمال سے بچائے جن سے نیکیاں ضائع ہوتی ہیں اور گناہوں پر سچی توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۱۶۱ تا ۱۶۳

#### صراطِ مستقیم کیا ہے؟

اے نبی! فرمائیے بے شک مجھے ہدایت دے دی ہے میرے رب نے سیدھے راستے کی	قُلْ اِنِّیْ هَدٰی رَبِّیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ
بالکل خالص دین ہے	دِیْنًا قَیْمًا
طریقہ ہے ابراہیمؑ کا جو بالکل یکسو تھے	مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِیْفًا
اور وہ نہیں تھے شرک کرنے والوں میں سے۔	وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ﴿۱۶۱﴾
فرمائیے بے شک میری نماز اور میری قربانی	قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ
اور میرا جینا اور میرا مرنا	وَمَحِیَّایِ وَمَمَاتِیْ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اُس اللہ کے لیے ہے جو رب ہے تمام جہانوں کا۔	يَلٰهُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾
نہیں ہے کوئی شریک اُس کا	لَا شَرِيْكَ لَهٗ
اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے	وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ
اور میں سب سے پہلے فرماں بردار ہوں۔	وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٧﴾

ان آیات میں صراطِ مستقیم کی وضاحت کی گئی ہے۔ نظری طور پر صراطِ مستقیم ایک خالص دین ہے جو زندگی کے ہر گوشے میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ عملی طور پر صراطِ مستقیم دراصل ملتِ ابراہیم ہے یعنی حضرت ابراہیمؑ کی طرح انسان اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دے۔ اُس کی نماز اور قربانی کی طرح اُس کا جینا مرنا بھی اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہو جائے۔ اسی پاکیزہ طرزِ عمل کا کامل عملی نمونہ تھے نبی کریم ﷺ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے خلیل حضرت ابراہیمؑ اور اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین !

آیات ۱۶۴ تا ۱۶۵

رب حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہے

اے نبیؐ! فرمائیے کیا اللہ کے سوا میں تلاش کروں کوئی اور رب	قُلْ اَغْيَرَ اللّٰهُ اَبْغٰی رَبًّا
حالاں کہ وہ رب ہے ہر چیز کا	وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ
اور نہیں کماتا کوئی شخص (کسی عمل میں سے) مگر اُس کی ذمہ داری اُسی پر ہوتی ہے	وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْهَا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ	اور نہ اٹھائے گی کوئی بوجھ اٹھانے والی جان کسی دوسری جان کا بوجھ
ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ	پھر اپنے رب کی طرف ہی تمہارا لوٹنا ہے
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٦٣﴾	پھر وہ بتا دے گا تمہیں وہ سب جس میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔
وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ	اور وہی ہے جس نے بنایا تمہیں خلیفہ زمین میں
وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ	اور بلند کیا ہے تم میں سے بعض کو بعض پر درجوں میں
لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ	تاکہ وہ آزمائے تمہیں اُس چیز میں جو اُس نے عطا فرمائی ہے تمہیں
إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ	بے شک آپ کا رب بہت جلد سزا دینے والا ہے
وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٦٤﴾	اور بے شک وہ یقیناً بہت ہی بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

یہ آیات واضح کر رہی ہیں کہ اصل رب اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہر شے کا مالک اور پروردگار ہے۔ اُسی کی طرف تمام انسانوں کو لوٹ کر جانا ہے۔ وہی ہر انسان کے آخری انجام کا فیصلہ فرمائے گا۔ اُس نے دنیا میں ہمیں آزمائش کے لیے عارضی اختیارات دیے ہیں۔ ہم ان اختیارات کو اُس کی مرضی کے مطابق استعمال کر کے اُس کی رحمت کے مستحق ہو سکتے ہیں اور اختیارات کے غلط استعمال سے اُس کے عذاب کو دعوت دے سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت کے حصول والے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## سورة الاعراف

## تاریخ انسانی کے بیان پر مشتمل سورہ مبارکہ

- یہ سورہ مبارکہ حجم کے اعتبار سے طویل ترین مکی سورہ ہے۔
- اس سورہ مبارکہ میں تاریخ انسانی کے تینوں ادوار یعنی ازل، ابد (آخرت) اور ازل و ابد کے درمیانی عرصہ کے اہم واقعات کا بیان ہے۔

## آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱۰ تا ۱۰۰ سورہ مبارکہ کے مضامین کا اشاریہ (index)
- آیات ۳۵ تا ۱۱۱ ازل کا بیان
- آیات ۵۸ تا ۳۶ ابد کا بیان
- آیات ۱۴ تا ۵۹ چھ اقوام کی داستان کا بیان
- آیات ۱۷۱ تا ۱۴۲ تاریخ نبی اسرائیل کے اہم واقعات
- آیات ۱۷۹ تا ۷۲ ازل، ابد اور درمیانی عرصہ کے واقعات کا بیان
- آیات ۲۰۶ تا ۱۸۰ عبرت و موعظت

## آیات ۱ تا ۳

## قرآن کے مقابلہ میں کسی اور کی پیروی نہ کرو

الف۔ لام۔ میم۔ صاد۔	الْبَصِّ ①
اے نبی! یہ کتاب ہے جو نازل کی گئی ہے آپ کی طرف	كِتَابٌ أُنْزِلَ إِلَيْكَ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَلَا يَكُنْ فِي صَدْرِكَ حَاجٌ مِنْهُ	تو نہیں ہونی چاہیے آپ کے سینہ میں کوئی تنگی اس سے
لِتُنذِرَ بِهِ	اور چاہیے کہ آپ خبردار کریں اس کے ذریعہ
وَذِكْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ ①	اور یہ نصیحت ہے مومنوں کے لیے۔
اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ	پیروی کرو اس کلام کی جو نازل کیا گیا ہے تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے
وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ	اور نہ پیروی کرو اللہ کو چھوڑ کر دوسرے سرپرستوں کی
قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ②	بہت ہی کم نصیحت ہے جو تم قبول کرتے ہو۔

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کی دل جوئی کی گئی ہے۔ آپ ﷺ مشرکین مکہ کی اکثریت کے ایمان نہ لانے سے غمگین تھے۔ بعض اوقات محسوس کرتے تھے شاید میری تبلیغ میں کوئی کمی ہے میں انہیں حق بات سمجھا نہیں پا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو تسلی دی کہ قرآن اس لیے نہیں اتارا گیا کہ آپ ﷺ کرب اور دکھ میں مبتلا ہوں۔ آپ ﷺ کی ذمہ داری ہے قرآن کے ذریعہ لوگوں کو آخرت کی تیاری کے حوالے سے خبردار کرنا۔ آپ ﷺ یہ ذمہ داری احسن طریقہ سے ادا فرما رہے ہیں۔ اب لوگوں کو چاہیے کہ وہ قرآن حکیم کی تعلیمات کی پیروی کریں اور ان گم راہوں کی پیروی نہ کریں جنہیں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں اپنا سرپرست بنا رکھا ہے۔

### آیات ۴ تا ۵

ظالم قوموں کے انجام سے عبرت حاصل کرو

وَكَمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا	اور کتنی ہی بستیاں تھیں کہ برباد کر دیا ہم نے انہیں
-------------------------------------	---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَجَاءَهَا بِأُسْنَابِيَّتَا أَوْ هُمْ قَائِلُونَ ④	پس آیا اُن پر ہمارا عذاب رات کے وقت یا جب وہ دوپہر کو سورہ ہے تھے۔
فَمَا كَانَ دَعْوَاهُمْ إِذْ جَاءَهُمْ بِأُسْنَا	پس نہ تھی اُن کی فریاد جب آیا اُن پر ہمارا عذاب
إِلَّا أَنْ قَالُوا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ⑤	مگر یہ کہ وہ یہی کہتے رہے بے شک ہم ہی ظالم تھے۔

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ ماضی میں کئی ایسی قومیں تباہ ہوئیں جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں حد سے گزر کر اس قدر بگڑ گئیں کہ زمین پر اُن کا وجود ایک ناقابل برداشت لعنت بن گیا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ کے عذاب نے اُن کی نجاست سے دنیا کو پاک کر دیا۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے دوچار ہوئے تو اعتراف کرنے لگے کہ واقعی ہم ہی قصور وار اور ظالم تھے۔ مگر عذاب سامنے آنے کے بعد ایسا اعتراف کوئی فائدہ نہیں دیتا، بلکہ حسرت و افسوس کا سبب بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں گزشتہ اقوام کے انجام سے عبرت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۹ تا ۶

روزِ قیامت باز پرس ہو کے رہے گی!

فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ	سو ہم ضرور پوچھیں گے اُن سے، بھیجے گئے تھے رسولؐ جن کی طرف
وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ ①	اور ہم ضرور پوچھیں گے رسولوںؐ سے۔
فَلَنَقْصِّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ	پھر ہم ضرور بیان کریں گے اُن پر پورے علم کے ساتھ
وَمَا كُنَّا غَائِبِينَ ②	اور نہیں تھے ہم غائب۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور (اعمال کا) تولنا اُس روز برحق ہے	وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ
پس وہ کہ بھاری ہوئے جن کے ترازو	فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ
تو وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔	فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ①
اور وہ کہ ہلکے ہوئے جن کے ترازو	وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ
تو یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے نقصان پہنچایا اپنے آپ کو	فَاُولٰٓئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا اَنْفُسَهُمْ
اس لیے کہ وہ ہماری آیات کے ساتھ نا انصافی کیا کرتے تھے۔	بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ ②

روزِ قیامت تمام رسولوں سے پوچھا جائے گا کہ کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تعلیمات اپنی امتوں تک پہنچادی تھیں؟ پھر امتوں سے سوال کیا جائے گا کہ انہوں نے رسولوں کے ذریعہ ملنے والی اللہ تعالیٰ کی تعلیمات کے ساتھ کیا معاملہ کیا تھا؟ یہ سوالات دراصل عدل کے تقاضے پورے کرنے کے لیے کیے جائیں گے کیوں کہ اللہ تعالیٰ سے تو کسی وقت بھی کوئی چیز پوشیدہ نہیں تھی۔ لہذا اللہ تعالیٰ لوگوں پر پوری حقیقتِ حال اپنے علم کی بنیاد پر واضح فرمادے گا۔ اب فیصلہ اللہ تعالیٰ کی تعلیمات پر عمل کی بنیاد پر ہوگا۔ جن سعادت مندوں نے اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی تعلیمات کی پیروی کی ہوگی، اُن کی نیکیوں کے پلڑے بھاری ہوں گے اور وہ سرخ رو ہوں گے۔ اس کے برعکس جن بد نصیبوں نے اللہ کی تعلیمات کی بجائے نفسانی خواہشات کی پیروی کی ہوگی، اُن کی نیکیوں کے پلڑے ہلکے ہوں گے اور وہ ذلت و عذاب سے دوچار ہوں گے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



## آیت ۱۰

تم میں سے کم ہیں جو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ	اور یقیناً ہم نے ہی آباد کیا تمہیں زمین میں
وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَاشٍ	اور ہم نے مہیا کر دیے تمہارے لیے اس میں زندہ رہنے کے اسباب
قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿١٠﴾	بہت کم تم شکر کرتے ہو۔

ج

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں انسانوں کو امتحان کے لیے بھیجا ہے۔ دنیا میں زندہ رہنے کے لیے نہ صرف تمام ضروریات زندگی فراہم کی ہیں بلکہ لذات کے حصول کے لیے کئی اور نعمتیں بھی دی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے رسولوں کے ذریعہ دنیا میں پاکیزہ زندگی بسر کرنے اور ایک عادلانہ معاشرہ قائم کرنے کے لیے ہدایات کی صورت میں روحانی نعمتیں بھی عطا کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا تقاضا ہے کہ ہم اُس کی ہدایات پر عمل کریں اور انہیں معاشرے میں نافذ کریں۔ افسوس! انسانوں میں سے بہت کم ہیں جو شکر گزاری کی مطلوبہ روش اختیار کرتے ہیں۔

## آیات ۱۱ تا ۱۳

تکبر و غرور کا نتیجہ ذلت و رسوائی ہے

وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ	اور یقیناً ہم نے پیدا کیا تمہیں
ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ	پھر ہم نے صورت بنائی تمہاری
ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ	پھر ہم نے کہا فرشتوں سے کہ سجدہ کرو آدم کو

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ	تو انہوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے
لَمْ يَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ ⑩	وہ نہ ہوا سجدہ کرنے والوں میں سے۔
قَالَ مَا مَنَعَكَ إِلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ	فرمایا اللہ نے کس چیز نے روکا تھا تجھے کہ تو نے سجدہ نہ کیا جب کہ میں نے حکم دیا تھا تجھے
قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ	کہا ابلیس نے میں بہتر ہوں آدم سے
خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ	تو نے پیدا کیا مجھے آگ سے
وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ⑪	اور تو نے پیدا کیا اُسے گارے سے۔
قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا	فرمایا اللہ نے پھر اتر جا یہاں سے
فَمَا يَكُونُ لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا	سو نہ تھا تیرے لیے جائز کہ تو تکبر کرے اس جگہ
فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ ⑫	پس نکل جا یہاں سے بے شک تو ہے ذلیلوں میں سے۔

سورہ بقرہ رکوع کے بعد اب سورہ اعراف کے اس مقام پر دوسری بار قصہ آدمؑ و ابلیس بیان کیا جا رہا ہے۔ حضرت آدمؑ کو تخلیق کرنے اور سنوارنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اُن کی عظمت کے اظہار کے لیے تمام فرشتوں اور ابلیس نامی ایک جن کو حکم دیا کہ حضرت آدمؑ کو سجدہ کرو۔ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا لیکن ابلیس نے ایسا نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے باز پرس پر ابلیس تکبر سے کہنے لگا کہ میں آدم سے بہتر ہوں۔ مجھے بنایا گیا ہے آگ سے جب کہ آدم کو بنایا گیا ہے کیچڑ سے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تکبر کرنے والے اس لائق نہیں کہ وہ فرشتوں کے ساتھ شامل ہو کر میری قربت کی سعادت حاصل کریں۔ جاؤ میرے پاس سے دور ہو جاؤ اب تمہارا شمار ذلیل مخلوقات میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تکبر و غرور اور اپنی نافرمانی کرنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۱۸ تا ۲۸

### ابلیس کے ناپاک عزائم

کہا ابلیس نے اے اللہ! مہلت دے مجھے اُس دن تک جب لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔	قَالَ اَنْظِرْنِيْ اِلٰی یَوْمٍ یُّبْعَثُوْنَ ﴿۱۳﴾
فرمایا اللہ نے بے شک تو ہے مہلت دیے جانے والوں میں سے۔	قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۴﴾
کہا ابلیس نے پھر اس وجہ سے کہ تو نے مجھے گم راہ کیا	قَالَ فَبِمَا اَغْوَيْتَنِيْ
میں ضرور ہی بیٹھوں گا اُن (کو بھٹکانے) کے لیے تیرے سیدھے راستے پر۔	لَا قُعْدَانَ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۵﴾
پھر میں ضرور آؤں گا اُن کے پاس اُن کے سامنے سے	ثُمَّ لَا تَبِیْنُهُمْ مِّنْ بَیْنِ اَیْدِيْهِمْ
اور اُن کے پیچھے سے	وَمِنْ خَلْفِهِمْ
اور اُن کے دائیں سے	وَعَنْ اَیْمَانِهِمْ
اور اُن کے بائیں سے	وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ
اور تو نہ پائے گا اُن میں سے اکثر کو شکر گزار۔	وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شَاكِرِيْنَ ﴿۱۶﴾
فرمایا اللہ نے نکل جا یہاں سے ذلیل مردود ہو کر	قَالَ اَخْرِجْ مِنْهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا
بے شک جس نے پیروی کی تیری ان میں سے	لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

لَا مَلَكَيْنَ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْعَبَيْنِ ۝۱۸

تو یقیناً میں بھردوں گا جہنم کو تم سب سے۔

ابلیس حضرت آدمؑ اور اُن کی اولاد کو بہکا کر یہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ انسان اُس فضیلت کا مستحق نہیں ہے جو اُسے میرے مقابلہ میں دی گئی ہے اور میرا اُسے سجدہ نہ کرنا درست تھا۔ اپنے اس مکروہ ارادے کو پورا کرنے کے لیے ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے مہلت مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے مہلت دے دی۔ اب اُس بد بخت نے اپنی نافرمانی اور گم راہی کا الزام اللہ تعالیٰ پر ڈال دیا۔ کہنے لگا کہ اللہ نے مجھے ایک کم تر مخلوق کو سجدہ کرنے کا حکم دے کر آزمائش میں ڈال دیا اور اپنی نافرمانی پر مجبور کر دیا۔ اُس نے اللہ تعالیٰ کو چیلنج دیا کہ میں آدمؑ اور اُس کی اولاد کو ہر طرف سے آکر گم راہ کروں گا اور اُن کی اکثریت کو اللہ کا نافرمان اور ناشکر اثابت کر کے دکھاؤں گا۔ اس گستاخانہ گفتگو کے بعد اللہ تعالیٰ نے اُسے رسوا کر کے دھتکار دیا اور اعلان فرمادیا کہ جن انسانوں نے ابلیس کی پیروی کی وہ سب کے سب جہنم میں ابلیس کے ساتھی ہوں گے۔

آیات ۲۲ تا ۱۹

ابلیس اور اُس کے چیلوں کا ناپاک مشن

وَيَادْمُرْ اُسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ	اور اے آدمؑ! رہو تم اور تمہاری بیوی جنت میں
فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا	پھر کھاؤ جہاں سے چاہو
وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ	اور نہ قریب جاؤ اس درخت کے
فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ۝۱۹	ورنہ تم دونوں ہو جاؤ گے ظالموں میں سے۔
فَوَسَّوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ	پھر وسوسہ پیدا کیا اُن دونوں کے لیے شیطان نے
لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوَاتِحِهِمَا	تاکہ بے پردہ کر دے اُن کے لیے وہ جو ڈھانپا گیا تھا اُن کی

شرم گاہوں سے	
اور کہنے لگا کہ نہیں روکا تمہیں تمہارے رب نے اس درخت سے	وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ
مگر اس لیے کہ کہیں نہ بن جاؤ تم دونوں فرشتے	اِلَّا اَنْ تَكُوْنَا مَلَکَيْنِ
یا کہیں نہ ہو جاؤ ہمیشہ زندہ رہنے والوں میں سے۔	اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۝۲۰
اور قسم اٹھائی اُن کے سامنے کہ بے شک میں تم دونوں کے لیے یقیناً خیر خواہوں میں سے ہوں۔	وَقَاسَّهُمَا اِنِّیْ لَکُمَا لِمَنِ النَّصِيْحِيْنَ ۝۲۱
پس شیطان نے مائل کر لیا اُن دونوں کو دھوکے سے	فَدَلَّهُمَا بِغُرُوْرٍ
پھر جب دونوں نے چکھ لیا درخت سے	فَلَمَّا ذَاَقَا الشَّجَرَةَ
تو ظاہر ہو گئیں اُن پر اُن کی شرم گاہیں	بَدَتْ لَهُمَا سَوَاتُهُمَا
اور لگ گئے دونوں ڈالنے اپنے اوپر جنت کے پتے	وَطَفِقَا يَخْصِفْنَ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ
اور پکارا انہیں اُن کے رب نے	وَنَادٰهُمَا رَبُّهُمَا
کیا نہیں روکا تھا میں نے تمہیں اُس درخت سے	اَلَمْ اَنْهٰکُمَا عَنْ تِلْکَ الشَّجَرَةِ
اور کیا نہیں کہا تھا تم سے کہ بلاشبہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے؟	وَاَقُلْ لَّکُمَا اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمَا عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝۲۲

یہ آیات اُس آزمائش کا ذکر کر رہی ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور اماں حوا سلام علیہما کو جنت میں گزارا۔ انہیں جنت میں سب کچھ کھانے کی اجازت دی سوائے ایک درخت کے پھل کے۔ ابلیس نے بڑے فریب سے سبز باغ دکھا کر اُن دونوں

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے برعکس ممنوعہ درخت کا پھل کھانے پر مائل کیا۔ اُن سے کہا کہ اگر تم اس درخت کا پھل کھا لو گے تو پھر فرشتے بن جاؤ گے اور ہمیشہ اس جنت میں رہو گے۔ وہ دونوں وقتی طور پر اللہ تعالیٰ کا حکم بھول گئے اور ممنوعہ درخت کا پھل کھا بیٹھے۔ پھل کھانے کی وجہ سے اُن دونوں کا جنتی لباس چھن گیا۔ شرم و حیا کا جذبہ انسانی فطرت میں داخل ہے، لہذا دونوں کو فوری طور پر کچھ نہ ملا تو جنت کے درختوں کے پتوں ہی سے اپنے مقاماتِ ستر کو چھپانا شروع کر دیا۔ ایسے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں توجہ دلائی کہ تم دونوں نے کیوں میرے حکم کے برخلاف اپنے کھلے دشمن شیطان کی بات مانی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو شیطان اور اُس کے چیلوں کے حملوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین! وہ بد بخت ہر دور میں یہ کوشش کرتے ہیں کہ انسان میں فطری طور پر موجود شرم و حیا کے جذبہ کو کمزور کریں، عریانی و فحاشی کے کام اُس کے لیے خوش نما بنا کر اُسے جنسی آوارگی میں مبتلا کر دیں اور اس طرح اُسے ایمان و تقویٰ کی سعادتوں سے محروم کر دیں۔

### آیات ۲۳ تا ۲۵

اپنی خطا کا اعتراف کر لینا آدمیت ہے

قَالَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا	حضرت آدمؑ اور اُن کی زوجہ نے عرض کیا اے ہمارے رب! ہم نے ظلم کیا اپنی جانوں پر
وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا	اور اگر تو نے بخشش نہ فرمائی ہماری
وَتَرْحَمَنَا	اور رحم نہ کیا ہم پر
لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٢٣﴾	تو ضرور ہم ہو جائیں گے خسارہ پانے والوں میں سے
قَالَ اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ	فرمایا اللہ نے نیچے اتر جاؤ تم میں سے کچھ دوسروں کے دشمن ہوں گے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ	اور تمہارے لیے زمین میں ٹھکانا ہے
وَمَتَاعٌ اِلٰی حِينٍ ۲۶	اور فائدہ اٹھانا ہے ایک وقت تک۔
قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ	(مزید) فرمایا اسی زمین میں تم زندہ رہو گے
وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ	اور اسی میں مرو گے
وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ۲۷	اور اسی سے تم نکالے جاؤ گے۔

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ جیسے ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور اماں حوا کو سلام علیہما کو ممنوعہ درخت کا پھل کھانے کے معاملے پر متوجہ کیا، انہوں نے فوراً اپنے کیے پر اظہارِ ندامت کیا اور اللہ تعالیٰ سے بخشش و رحمت کا سوال کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی توبہ قبول فرما کر انہیں خلافت کے منصب کے ساتھ زمین پر اترنے کا حکم دیا۔ گویا یہ شبہ غلط ہے کہ حضرت آدم کو جنت سے اتر جانے کا حکم سزا کے طور پر دیا گیا تھا۔ ان آیات میں مزید یہ نمائی دی گئی کہ جس طرح ابلیس نے جنت میں حضرت آدم کو اللہ کے حکم پر عمل سے روکا، اسی طرح وہ زمین پر بھی انسان کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف مائل کرے گا۔ یہ ایک امتحان ہو گا جس میں وہی لوگ کامیاب ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہدایت کی پیروی کریں گے۔

آدمیت اور ابلیسیت کا فرق:

سورہ اعراف کی آیات تا میں اللہ تعالیٰ نے آدمیت اور شیطنیت کا فرق بڑے عمدہ پیرائے میں واضح فرمایا ہے:

- i. حضرت آدم کو اللہ تعالیٰ نے عظمت و بڑائی کا مقام عطا فرمایا جب کہ ابلیس نے خود سے بڑائی کا اظہار کیا۔
- ii. حضرت آدم نے اعلیٰ مقام کے حصول کی خواہش کے تحت اور بھول کر خطا کی جب کہ ابلیس نے نفسانی خواہش کی وجہ سے اور جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔
- iii. حضرت آدم سے خطا کروائی گئی جب کہ ابلیس نے خود سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

- iv. حضرت آدمؑ نے خطا کی ذمہ داری خود قبول کی جب کہ ابلیس نے اس کے لیے اللہ تعالیٰ کو مورد الزام ٹھہرایا۔
- v. اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے نافرمانی پر جب باز پرس کی تو اس نے اپنی نافرمانی کا جواز پیش کیا جب کہ حضرت آدمؑ کو جب اللہ تعالیٰ نے متوجہ فرمایا تو فوراً اپنی خطا تسلیم کر کے اللہ تعالیٰ سے بخشش اور رحمت کی التجا کی۔

## آیت ۲۶

## لباس میں تقویٰ اختیار کرو

اے بنی آدمؑ! بے شک ہم نے نازل کر دیا ہے تمہارے لیے وہ لباس جو ڈھانپتا ہے تمہاری شرم گاہوں کو اور باعثِ زینت ہے	يَبْنَیْ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوَاتِکُمْ وَرِیْشًا
اور پرہیزگاری کا لباس! وہ سب سے بہتر ہے	وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ
یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے	ذٰلِکَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ
تاکہ وہ نصیحت قبول کریں۔	لَعَلَّہُمْ یَذْکُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

یہ آیات اللہ تعالیٰ کی ایک نشانی یعنی لباس کی نعمت کا ذکر کر رہی ہیں۔ ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ایسا لباس پیدا فرمایا ہے جو تمہارے ستر کو پوشیدہ رکھتا ہے اور تمہارے لیے زیب و زینت کا بھی باعث ہے۔ اس لباس میں تقویٰ کا رنگ نظر آنا چاہیے یعنی:

- I. لباس پورے ستر کو چھپانے والا ہو۔
- II. ایسا باریک نہ ہو کہ جسم نظر آئے۔
- III. اتنا چست نہ ہو کہ اعضائے جسمانی نمایاں ہو رہے ہوں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



IV. خود نمائی کے لیے لباس میں اسراف نہ ہو۔

V. لباس میں تکبر کا اظہار نہ ہو۔

VI. مرد عورتوں کا سا اور عورتیں مردوں کا سا لباس نہ پہنیں۔

VI. مرد خالص ریشمی لباس سے اجتناب کریں۔

VI. اپنا لباس ترک کر کے کسی اور قوم کا لباس نہ پہنا جائے۔ اس سے نہ صرف قومی تشخص مجروح ہوتا ہے بلکہ یہ مرعوب اور غلامانہ ذہنیت کا مظہر ہے۔

ظاہری لباس میں مذکورہ بالا امور کے ساتھ ساتھ تقویٰ کے لباس سے مراد یہ بھی ہے کہ انسان کی ایک ایک عادت ایسی ہونی چاہیے جس سے تقویٰ کا رنگ جھلکتا ہو۔ ایمان، حیا، نیک اعمال اور نیک خصلتیں یہ سب تقویٰ کی علامات ہیں۔

### آیت ۲۷

بے حیائی پھیلانے والے شیطان کے ایجنٹ ہیں

اے بنی آدم! کہیں فتنہ میں نہ ڈال دے تمہیں شیطان	يٰۤاَيُّهَا اٰدَمُ لَا يَفْتِنَنَّكَ الشَّيْطٰنُ
جیسے نکلوایا اُس نے تمہارے ماں باپ کو جنت میں سے	كَمَا اَخْرَجَ اَبَوَيْكَم مِّنَ الْجَنَّةِ
وہ اتارتا تھا اُن دونوں سے اُن کا لباس	يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا
تاکہ دکھلا دے انہیں اُن کے پردہ کی جگہیں	لِيُرِيَهُمَا سَوْآتِهِمَا
بے شک دیکھتا ہے تمہیں وہ اور اُس کا قبیلہ	اِنَّهٗ يَرٰكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهُ
وہاں سے جہاں سے تم نہیں دیکھتے انہیں	مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ اَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٧﴾	بلاشبہ ہم نے بنادیا ہے شیطانوں کو دوست اُن کا جو ایمان نہیں رکھتے۔
--	--

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے خبردار فرمایا کہ اے نسلِ آدم جس طرح ابلیس نے جنت میں تمہارے والدین کا لباس اتروایا تھا کہیں وہ اس دنیا میں تمہیں بھی عریانی اور فحاشی میں مبتلا نہ کر دے۔ شیطانی قوتیں ہر دور میں انسانوں کو بے حیا کرنے پر تلی رہتی ہیں۔ ان قوتوں میں جنات بھی ہیں جو ہمیں نظر نہیں آتے اور ایسے انسان بھی ہیں جن کا اصل روپ ہمیں نظر نہیں آتا۔ فن کاروں، گلوکاروں، موسیقاروں، شاعروں، مسخروں اور افسانہ نگاروں کی اکثریت بے حیائی و فحاشی پھیلانے میں سرگرم ہوتی ہے لیکن ہم انہیں تفریح کا سامان کرنے والے خیر خواہ کے طور پر دیکھ رہے ہوتے ہیں۔

### آیت ۲۸

بے حیائی پھیلانے کے لیے بظاہر خوش نماجواز

وَ اِذَا فَعَلُوْا فَاِحْشَةً	اور جب بھی کرتے ہیں کوئی بے حیائی کا کام
قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَیْهَا اٰبَاءَنَا	کہتے ہیں ہم نے پایا ایسا ہی کرتے ہوئے اپنے باپ دادا کو
وَاللّٰهُ اَمَرْنَا بِهَا	اور اللہ نے حکم دیا ہے ہمیں اس کا
قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ	اے نبی! فرمائیے بے شک اللہ حکم نہیں دیتا بے حیائی کا
اَتَقُوْنَ عَلٰی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾	کیا تم کہتے ہو اللہ کے بارے میں وہ بات جو تم نہیں جانتے؟

دورِ نبوی ﷺ میں شیطان کے ایجنٹ مشرکین مکہ برہنہ ہو کر طواف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے باپ دادا کو اس کا حکم دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا کہ وہ ہر گز بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔ آج بھی گم راہ ملنگ لباس کو ایک تکلف قرار

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

دے کر برہنہ رہنے کو اعلیٰ درجہ کی نیکی قرار دیتے ہیں۔ دوسری طرف مغربی تہذیب سے مرعوب عناصر بے حیائی کو کلچر اور فیشن کے نام پر فروغ دے رہے ہیں۔ اُن کے نزدیک مخلوط معاشرت کو رواج دینا اور عورت کو شرم و حیا سے محروم کر کے نیم برہنہ حالت میں گھر سے باہر لے آنے کا نام ہی ترقی ہے۔

آیات ۲۹ تا ۳۰

اللہ تعالیٰ عدل کا حکم دیتا ہے

قُلْ اَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ	اے نبی! فرمائیے حکم دیا ہے میرے رب نے عدل کا
وَاقِيْمُوا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ	اور سیدھا کرو اپنے رخ کو ہر نماز کے وقت
وَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ	اور پکارو اللہ کو خالص کرتے ہوئے اُس کے لیے اپنی اطاعت کو
كَمَا بَدَاكُمْ تَعُوْدُوْنَ ۝۱۹	جس طرح اُس نے پہلے پیدا کیا تھا تمہیں، تم دوبارہ پیدا ہو گے۔
فَرِيقًا هٰدِي	ایک گروہ کو اللہ نے ہدایت دی
وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ	اور ایک گروہ ہے کہ لازم ہو گئی اُن پر گم راہی
اِنَّهُمْ اتَّخَذُوا الشَّيْطٰنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	(اس لیے کہ) بلاشبہ اُنہوں نے بنالیا شیطانوں کو دوست اللہ کو چھوڑ کر
وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝۲۰	اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ عدل کا حکم دیتا ہے۔ بے حیائی عدل کی ضد ہے کیوں کہ یہ انسانیت پر ظلم کرتی ہے اور انسانوں کو حیوان بنا دیتی ہے۔ ایک بے حیا انسان جنس مخالف پر ڈورے ڈال کر اُس کے خاندان پر ظلم کرتا ہے۔ کسی اور کی طرف مائل ہونے کی وجہ سے شوہر اور بیوی کا تعلق کمزور ہوتا ہے اور اولاد پر اُس کے منفی اثرات ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عبادات کے دوران لباس اتارنے کا نہیں بلکہ خشوع و خضوع اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ جیسے آج تم نماز کے دوران اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑے ہو تے ہو ایسے ہی روز قیامت بھی کھڑا ہونا پڑے گا۔ وہاں فیصلہ ہو گا کون ہدایت پر ہے اور کون گم راہ؟ گم راہ وہی ہوں گے جنہوں نے شیطانوں کو دوست بنایا اور اُن کی پیروی کی اور اپنی اس گم راہی کو ہدایت سمجھتے رہے۔

### آیات ۳۱ تا ۳۲

#### رہبانیت اور ترک دنیا کی نفی

یٰبَنۡیَ اٰدَمَ	اے اولادِ آدم!
خُذُوْا زِیۡنَتَکُمْ عِنۡدَ کُلِّ مَسْجِدٍ	اختیار کرو اپنی زیب و زینت ہر نماز کے وقت
وَ کُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا	کھاؤ اور پیو اور (رزق) ضائع نہ کرو
اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیۡنَ ؕ	بے شک اللہ (رزق) ضائع کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا
قُلْ	اے نبی! فرمائیے
مَنْ حَرَّمَ زِیۡنَۃَ اللّٰہِ الَّتِیۡ اُخْرِجَ لِعِبَادِہٖ	کس نے حرام کیا اللہ کی زینت کو جو پیدا کی اُس نے اپنے بندوں کے لیے؟
وَ الطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ	اور (کس نے حرام کر دیں) پاکیزہ چیزیں رزق میں سے؟

قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	فرمائیے یہ چیزیں اُن کے لیے جو ایمان لائے دنیا کی زندگی میں (بھی) ہیں
خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ	خالص اُنہی کے لیے ہوں گی روزِ قیامت
كَذَلِكَ نَفْصَلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾	اسی طرح ہم واضح کرتے ہیں آیات اُن کے لیے جو جاننا چاہیں۔

یہ آیات رہبانیت اور ترکِ دنیا کی نفی کر رہی ہیں۔ ارشاد ہوا کہ جو بھی زیب و زینت کی اشیاء اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی ہیں اور جو بھی پاکیزہ رزق اُس نے بندوں کو عطا کیا ہے وہ ہر گز حرام نہیں۔ جائز ذرائع سے اُن سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ خاص طور پر نماز کے وقت تو ضروری ہے کہ اچھے سے اچھا لباس زیب تن کیا جائے اور زیب و زینت اختیار کی جائے تاکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اہتمام کے ساتھ حاضری ہو۔ البتہ ہر طرح کا اسراف یعنی نعمتوں کو ضائع کرنا منع ہے۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں نافرمانوں کو بھی دے رہا ہے، شاید اُنہیں کسی وقت اپنی احسان فراموشی پر شرم آئے اور وہ نافرمانیوں سے باز آجائیں۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو سن لیں کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں صرف اور صرف فرمانبرداروں کو ہی عطا فرمائے گا۔

### آیت ۳۳

اللہ تعالیٰ نے کیا کیا حرام کیا ہے؟

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّي الْفَوَاحِشَ	اے نبی! فرمائیے بے شک حرام کر دیا ہے میرے رب نے سب بے حیائیوں کو
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ	جو ظاہر ہیں اُن میں سے اور جو چھپی ہیں
وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ	اور (حرام کر دیا ہے) گناہ کو اور ناحق زیادتی کو

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ	اور یہ کہ تم شریک ٹھہراؤ اللہ کے ساتھ
مَا لَمْ يُنَزَّلْ بِهِ سُلْطٰنًا	نہیں اتاری جس کے لیے اُس نے کوئی دلیل
وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۳۲﴾	اور یہ کہ تم کہو اللہ کے بارے میں وہ بات جو تم نہیں جانتے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بے حیائی کی ہر صورت کو خواہ وہ ظاہر ہو یا پوشیدہ حرام قرار دیا ہے۔ پوشیدہ بے حیائی سے مراد ہے فحش باتوں کے بارے میں سوچنا، نظروں کی خیانت، تنہائی میں فحش حرکات، ذومعنی بات جس کا ایک معنی فحش مفہوم رکھتا ہو کسی کی منکوحہ سے نکاح، طلاق، مغلظ کے باوجود سابقہ بیوی کے ساتھ رہنا وغیرہ۔ بے حیائی کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی زیادتی، گناہ، شرک اور اللہ تعالیٰ کی طرف بے سند باتیں منسوب کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔

### آیت ۳۲

### ہر قوم پر زوال آئے گا

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ	اور ہر امت کے لیے ایک وقت مقرر ہے
فَاِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ	سو جب آجائے گا اُن کا مقررہ وقت
لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً	تو نہ وہ پیچھے رہ سکتے ہیں ایک گھڑی
وَلَا يَسْتَقْدِرُوْنَ ﴿۳۳﴾	اور نہ وہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت سے آگاہ فرمایا کہ ہر قوم کے لیے ایک مہلت عمل ہے۔ جب تک ایک قوم کے افراد میں اچھی صفات کا غلبہ رہتا ہے ان کی حفاظت کی جاتی ہے۔ البتہ جب بری صفات کا زور ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ چھوٹے عذابوں کے ذریعہ انہیں جھٹکے دیتا ہے تاکہ توبہ کر لیں۔ البتہ جب وہ حد سے گزر جاتے ہیں تو پھر انہیں مزید کوئی مہلت نہیں دی جاتی، بقول اقبال۔

میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیرِ امم کیا ہے؟

شمشیر و سناں اول، طاؤس و رباب آخر

اب ان پر زوال آکر رہتا ہے جسے کوئی نہیں ٹال سکتا۔ خیر اسی میں ہے کہ مہلت سے فائدہ اٹھا کر نیکیاں کی جائیں اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کی جائے۔

### آیات ۳۵ تا ۳۶

#### کامیابی اور ناکامی کے راستے

اے اولادِ آدم! اگر آجائیں تمہارے پاس رسول تمہی میں سے	يٰبَنِي آدَمَ اِمَّا يٰتِيْبِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ
وہ بیان کریں تم پر میری آیات	يَقْصُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰتِيَّ
تو جو بچا اللہ کی نافرمانی سے اور اُس نے کی اپنی اصلاح	فَمِنْ اَتَقٰى وَاَصْلَحَ
تو نہیں ہوگا کوئی خوف اُن پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔	فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾
اور جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیات کو	وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰتِيْنَا
اور تکبر کیا انہیں قبول کرنے سے	وَاَسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وہ جہنم والے ہیں	أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۚ
وہ اُس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔	هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٣٦﴾

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے آگاہ فرمایا کہ ہم نے نسلِ آدم کو دنیا میں امتحان کے لیے بھیجا ہے۔ اس امتحان میں کامیابی کی راہ دکھانے کے لیے ہم رسولؐ بھیجتے رہے جو اللہ تعالیٰ کے احکام لوگوں کو سناتے رہے۔ اب جو لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق زندگی بسر کریں گے وہ ہر غم اور دکھ سے نجات پا جائیں گے۔ اس کے برعکس جو لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام سے رخ موڑیں گے اور سرکشی کریں گے، وہ ہمیشہ ہمیش کے عذاب سے دوچار ہوں گے۔

آیات ۷ تا ۳۹

گم راہی پھیلانے کا برا انجام

پس کون زیادہ ظالم ہے اُس سے جو گھڑتا ہے اللہ پر جھوٹ؟	فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا
یا جھٹلائے اُس کی آیات کو	أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ
یہ وہ لوگ ہیں پہنچے گا جنہیں اُن کا حصہ (تقدیر کے) لکھے ہوئے میں سے	أُولَئِكَ يَنَالُهُمُ نَصِيبُهُم مِّنَ الْكِتَابِ
یہاں تک کہ جب آئیں گے اُن کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے)	حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُمْ رَسُولُنَا
قبض کریں گے اُن کی جانیں	يَتَوَفَّوْنَهُمْ
کہیں گے کہاں ہیں وہ جن کو تم پکارتے تھے اللہ کے سوا؟	قَالُوا آيْنَ مَا كُنتُمْ تَدْعُونَ مِّن دُونِ اللَّهِ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا	جواب دیں گے وہ گم ہو گئے ہم سے
وَشَهِدُوا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ	اور گواہی دیں گے اپنے خلاف
اَنْهُمْ كَانُوا كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾	کہ وہ کافر تھے۔
قَالَ ادْخُلُوْا فِیْ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِی النَّارِ	فرمائے گا اللہ داخل ہو جاؤ (ہمراہ) اُن امتوں کے جو گزر چکی ہیں تم سے پہلے جنوں اور انسانوں میں سے جہنم کے اندر
كُلُّهَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ	جب بھی داخل ہو گی کوئی جماعت
لَعَنَتْ اُخْتَهَا	وہ لعنت بھیجے گی اپنی ساتھ والی جماعت پر
حَتّٰی اِذَا دَارَكُوْا فِیْهَا جَمِیْعًا	یہاں تک کہ جب آملیں گی اُس میں سب جماعتیں
قَالَتْ اُخْرِبْهُمْ لَاوْلَهُمْ	کہے گی اُن میں سے بعد والی جماعت اپنے سے پہلی جماعت کے متعلق
رَبَّنَا هٰؤُلَاءِ اَضَلُّوْنَا	اے ہمارے رب! انہوں نے گم راہ کیا تھا ہمیں
فَاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَبَا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ	پس دے ان کو دگنا عذاب آگ میں سے
قَالَ لِكُلِّ ضِعْفٌ	فرمائے گا اللہ ہر ایک کے لیے دگنا عذاب ہے
وَلٰكِنْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾	اور لیکن تم نہیں جانتے۔
وَقَالَتْ اُولٰٓئِهِمْ لِاُخْرِبْهُمْ	اور کہے گی اُن میں سے پہلی جماعت اپنے سے بعد والی

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

جماعت سے	
پس نہیں ہے تمہارے لیے ہم پر کوئی فضیلت	فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ
سو چکھو عذاب	فَذُوقُوا الْعَذَابَ
اُس کی وجہ سے جو تم کمایا کرتے تھے۔	بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٣٩﴾

یہ آیات خبردار کر رہی ہیں کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہدایت سے رُخ پھیر لیتے ہیں اُن کی موت انتہائی حسرت ناک ہوتی ہے۔ فرشتے پوچھتے ہیں کہ کہاں ہیں وہ تمہارے معبود جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے تھے۔ وہ اعتراف کریں گے کہ اس وقت کوئی ہماری مدد کے لیے موجود نہیں۔ روز قیامت ان بد نصیبوں کو جہنم میں داخل کیا جائے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے فریاد کریں گے کہ ہمیں ہمارے باپ دادا نے گمراہ کیا تھا لہذا انہیں دگنا عذاب دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہر ایک کے لیے دگنا عذاب ہو گا۔ اس لیے کہ تم نے بھی اپنی اولادوں کو اسی طرح گمراہ کیا جیسے تمہارے باپ دادا نے تمہیں گمراہ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس بات کی وضاحت یوں بیان فرمائی:

مَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ، كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ إِثْمِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ إِثْمِهِمْ شَيْئًا (مسلم)

”جس نے کسی گمراہی کی طرف بلایا تو اُس پر اُن سب لوگوں کے گناہ کی ذمہ داری عائد ہوگی جنہوں نے اُس گمراہی کی پیروی کی، بغیر اس کے کہ خود اُن پیروی کرنے والوں کے گناہوں میں کوئی کمی ہو۔“

آیات ۴۰ تا ۴۱

سرکش کبھی بھی جنت میں داخل نہ ہو سکیں گے

بے شک جن لوگوں نے جھٹلایا ہماری آیات کو	إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
اور تکبر کیا انہیں قبول کرنے سے	وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

لَا تُفْتَحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ	نہ کھولے جائیں گے اُن کے لیے آسمان کے دروازے
وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ	اور نہ ہی وہ داخل ہوں گے جنت میں
حَتَّى يَلْبِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ	یہاں تک کہ داخل ہو جائے اونٹ سوئی کے ناکے میں
وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ ﴿٥٠﴾	اور اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں مجرموں کو۔
لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ	اُن کے لیے جہنم کا بچھونا ہوگا
وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ	اور اُسی کا اُن پر اوڑھنا ہوگا
وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴿٥١﴾	اور اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں ظالموں کو۔

ان آیات میں فرمایا گیا جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا اور تکبر کرتے ہوئے اُن سے رُخ پھیرا وہ اُس وقت تک جنت میں داخل نہ ہو سکیں گے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے میں سے گزرنہ جائے۔ یہ عربی زبان کا محاورہ ہے جو کسی ناممکن العمل بات کے موقع پر بولا جاتا ہے۔ گویا جس طرح اونٹ کا سوئی کے ناکے میں داخل ہونا ناممکن ہے اسی طرح سرکشوں کا جنت میں داخل ہونا ناممکن ہے۔ جہنم اُن کا ٹھکانا ہوگا جہاں آگ نے اوپر اور نیچے سے اُنہیں ڈھانپ رکھا ہوگا۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ۔ اے اللہ! ہمیں محفوظ فرما جہنم کی آگ سے۔ آمین!

### آیات ۴۲ تا ۴۳

### جنت عمل کی وجہ سے عطا کی جائے گی

وَالَّذِينَ اٰمَنُوا	اور وہ لوگ جو ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ	اور اُنہوں نے عمل کیے اچھے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ہم ذمہ داری نہیں ڈالتے کسی جان پر مگر اُس کی صلاحیت کے مطابق	لَا تُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا
وہی جنت والے ہیں	اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ الْجَنَّةِ
اُس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں	هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۲۶﴾
اور ہم نکال دیں گے جو بھی اُن کے سینوں میں رنجش ہے	وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غِلٍّ
بہتی ہوں گی اُن کے نیچے سے نہریں	تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهَارُ ۚ
اور وہ کہیں گے کہ کل شکر اللہ کے لیے ہے جس نے راہ دکھائی ہمیں اس جنت کی	وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدٰنَا لِهٰذَا
اور ہم نہ ہوتے کہ ہدایت پاتے اگر نہ ہدایت دیتا ہمیں اللہ	وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ
بے شک لائے تھے ہمارے رب کے رسول حق	لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلٌ رَّبِّنَا بِالْحَقِّ
اور انہیں پکار کر کہا جائے گا	وَنُودُوا
کہ یہی وہ جنت ہے، تم وارث بنائے گئے ہو جس کے	اَنْ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي رُتِّمُوْهَا
اس وجہ سے جو عمل تم کیا کرتے تھے۔	بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۲۷﴾

یہ آیات اہل جنت کا ذکر کر رہی ہیں۔ دنیا میں کسی اختلاف، کسی واقعہ یا کسی بات کی وجہ سے اگر اُن کے درمیان باہمی رنجش پیدا ہو گئی تھی تو اللہ تعالیٰ اُسے نکال دے گا۔ وہ ایسے باغوں میں نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے جن کے دامن میں نہریں

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

بہتی ہوں گی۔ وہ عرض کریں گے کہ کل شکر اللہ تعالیٰ کا ہے جس نے ہمیں ہدایت دی اور نیکی کی راہ پر چلا کر جنت تک پہنچایا۔  
جواب میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ تمہیں جنت تمہارے اعمال کی وجہ سے عطا کی گئی ہے۔

جنت تری پنہاں ہے تیرے خونِ جگر میں

اے پیکرِ گل کو ششِ پیہم کی جزا دیکھ

آیات ۴۴ تا ۴۵

اہل جنت کی اہل جہنم سے گفتگو

وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ	اور پکاریں گے جنت والے جہنم والوں کو
أَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا	بے شک ہم نے تو پایا اُسے جو وعدہ کیا تھا ہم سے ہمارے رب نے سچا
فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا	تو کیا تم نے بھی پایا اُسے جو وعدہ کیا تھا تمہارے رب نے سچا؟
قَالُوا نَعَمْ	وہ کہیں گے ہاں
فَإِذَنْ مُّوَدِّعُنَا بَيْنَهُمْ	پھر اعلان کرے گا ایک اعلان کرنے والا اُن کے درمیان
أَنْ لَّعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿۴۴﴾	یہ کہ لعنت ہے اللہ کی ظالموں پر۔
الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ	وہ جو روکتے تھے اللہ کی راہ سے
وَيَبْغُونَهَا عَوَجًا	اور ڈھونڈتے تھے اُس میں عیب

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۵﴾

اور وہ آخرت کا انکار کرنے والے تھے۔

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ جب جنتی اور جہنمی اپنے اپنے مقام پر پہنچ جائیں گے تو ان کے درمیان مکالمہ ہوگا۔ جنتی پوچھیں گے جہنمیوں سے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے جو انعامات کا وعدہ کیا تھا وہ سچ ثابت ہوا۔ اب بتاؤ تمہارے لیے جس عذاب کی وعید تھی وہ پوری ہوئی یا نہیں؟ جہنمی کہیں گے ہاں۔ ایسے میں ایک پکارنے والا کہے گا کہ ایسے ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت واقع ہو چکی ہے جو دوسروں کو اللہ تعالیٰ کی طرف آنے سے روکتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر اعتراضات کرتے تھے۔ ان بد نصیبوں کو آخرت کے حساب کتاب کا یقین ہی نہیں تھا۔

آیات ۴۶ تا ۴۹

اصحابِ اعراف کا تذکرہ

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ	اور جنتیوں اور جہنمیوں کے درمیان ایک اوٹ ہوگی
وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسَيِّئِهِمْ	اور اوٹ کی بلندیوں پر کچھ مرد ہوں گے جو پہچانتے ہوں گے سب کو ان کی صورتوں سے
وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ	اور وہ پکاریں گے جنت والوں کو
اَنْ سَلِّمْ عَلَيْنَا	کہ سلامتی ہو تم پر
لَمْ يَدْخُلُوْهَا	وہ ابھی داخل نہیں ہوئے ہوں گے جنت میں
وَهُمْ يَطْعَمُوْنَ ﴿۳۶﴾	اور وہ اُس کی امید رکھتے ہوں گے۔
وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ اَصْحٰبِ النَّارِ	اور جب پھیری جائیں گی اُن کی نگاہیں جہنم والوں کی

طرف	
(تو) کہیں گے اے ہمارے رب!	قَالُوا رَبَّنَا
مت شامل کیجیے گا ہمیں ظالم قوم کے ساتھ۔	لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝۴۵
اور پکاریں گے بلندیوں والے (جہنمیوں میں سے) اُن مردوں کو	وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رَجُلًا
وہ پہچانتے ہوں گے جنہیں اُن کی صورتوں سے	يَعْرِفُونَهُمْ بِسَيِّئِهِمْ
کہیں گے کام نہ آئی تمہیں تمہاری جماعت	قَالُوا مَا أَغْنَىٰ عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ
اور وہ جس پر تم تکبر کیا کرتے تھے۔	وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ ۝۴۶
کیا یہ جنتی ہیں جن کے بارے میں تم قسمیں کھاتے تھے	أَهَؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ
نہیں پہنچائے گا اُن تک اللہ رحمت	لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ
(اُنہیں تو حکم مل گیا ہے) داخل ہو جاؤ جنت میں	أَدْخُلُوا الْجَنَّةَ
نہیں ہے کوئی خوف تم پر	لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ
اور نہ تم غمگین ہو گے۔	وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ۝۴۷

جنت اور جہنم کے درمیان کچھ لوگ ہوں گے جو اصحابِ اعراف کہلائیں گے۔ ان کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ وہ بعض گناہوں کی وجہ سے جنت میں داخلہ سے محروم ہوں گے۔ البتہ بعض نیکیوں کی وجہ سے جہنم میں گرنے سے بھی محفوظ ہوں گے۔ وہ جنتیوں کو دیکھ کر سلام پیش کریں گے۔ جب اُن کی نگاہیں جہنمیوں کی طرف پھیری جائیں گی تو وہ اُنہیں اُن

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

کے جرائم پر ملامت کریں گے۔ بعد ازاں نبی اکرم ﷺ کی دعائے شفاعت اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ظہور کی وجہ سے اصحابِ اعراف بھی جنت میں داخل کر دیے جائیں گے۔

### آیات ۵۰ تا ۵۲

#### اہل جہنم کی اہل جنت سے گفتگو

وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ	اور پکاریں گے جہنم والے جنت والوں کو
أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ	کہ بہاؤ ہم پر کچھ پانی
أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ	یا اُس میں سے جو رزق دیا ہے تمہیں اللہ نے
قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهَا عَلَى الْكَافِرِينَ ۝	جنتی کہیں گے کہ بے شک اللہ نے حرام کر دی ہیں یہ دونوں چیزیں کافروں پر۔
الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا	جنہوں نے بنالیا تھا اپنے دین کو تماشا اور کھیل
وَعَزَّتْهُمْ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا	اور دھوکے میں ڈال دیا تھا انہیں دنیا کی زندگی نے
فَالْيَوْمَ نَنسُهُمْ	سو آج ہم فراموش کر دیں گے انہیں
كَمَا نَسُوا لِقَاءَ يَوْمِهِمْ هَذَا	جیسے انہوں نے بھلا دیا تھا اس دن کی ملاقات کو
وَمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ۝	اور جیسے وہ ہماری آیات کا انکار کیا کرتے تھے۔
وَلَقَدْ جِئْنَاهُمْ بِكِتَابٍ	اور یقیناً لائے تھے ہم اُن کے پاس ایک کتاب
فَصَلَّنَاهُ عَلَىٰ عِلْمٍ	ہم نے واضح کر دیا تھا جسے علم کی بنیاد پر

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



هُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٦﴾

وہ ہدایت اور رحمت تھی اُن کے لیے جو ایمان رکھتے تھے۔

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ جہنمی، جنتیوں سے درخواست کریں گے کہ ہم پر جنت سے کچھ پانی اور دیگر نعمتیں پھینک دو۔ جنتی کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمتیں کافروں پر حرام کر دی ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دین کو مذاق سمجھا اور دنیا کی زندگی کے دھوکے میں پڑ گئے۔ انہیں عیش میں نہ یاد خدا رہی اور نہ آخرت کا حساب کتاب۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں یاد دہانی کے لیے کتاب ہدایت و رحمت بھیجی لیکن انہوں نے اس کی تعلیمات کو بھی بھلا دیا۔ اب آخرت میں اللہ تعالیٰ بھی انہیں فراموش کر دے گا۔ وہ بھوکے اور پیاسے جہنم کی آگ میں جلتے رہیں گے۔

## آیت ۵۳

## روزِ قیامت غافلین کی حسرت

وہ کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں سوائے اس (کتاب) کے (بیان کردہ) انجام کے؟	هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُ
جس روز آجائے گا اس کا انجام	يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلُهُ
کہیں گے وہ جنہوں نے بھلا رکھا تھا اسے پہلے	يَقُولُ الَّذِينَ نَسُوهُ مِنْ قَبْلُ
یقیناً لائے تھے ہمارے رب کے رسول حق	قَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ
تو کیا ہیں ہمارے کوئی سفارش کرنے والے	فَهَلْ لَنَا مِنْ شُفَعَاءَ
پھر جو سفارش کریں ہمارے لیے؟	فَيَشْفَعُوا لَنَا
یا ہمیں واپس بھیج دیا جائے	أَوْ نُرَدُّ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَتَعْمَلْ غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ	سو ہم عمل کریں اُس کے برعکس جو ہم کیا کرتے تھے
قَدْ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ	یقیناً انہوں نے خسارے میں ڈالا اپنے آپ کو
وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يُفْتَرُونَ ﴿۵۲﴾	اور کھو گیا اُن سے وہ سب جو وہ جھوٹ گھڑا کرتے تھے۔

اس آیت میں جھنجھوڑنے کے انداز میں غافلین سے پوچھا گیا کہ اب وہ کس وقت کا انتظار کر رہے ہیں؟ کیا اُس آخرت کے آنے کا جس میں غافلین کے برے انجام سے اللہ کی کتاب میں خبردار کر دیا گیا ہے۔ جب وہ انجام سامنے آئے گا تو غافلین حسرت سے اعتراف کریں گے کہ رسولوںؐ نے ہم تک حق پہنچا دیا تھا لیکن ہم ہی نے حق کو فراموش کیے رکھا۔ اب وہ تمنا کریں گے کہ کاش کوئی آکر ہماری سفارش کر دے یا ہمیں دنیا میں دوبارہ بھیج دیا جائے تاکہ ہم اپنے جرائم کی تلافی کر سکیں۔ اُن بد نصیبوں کی یہ تمنائیں پوری نہ ہو سکیں گی۔

### آیت ۵۲

حقیقی رب صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ	بلاشبہ تمہارا رب اللہ ہے جس نے پیدا فرمایا آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں
ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ	پھر وہ بیٹھا تخت حکومت پر
يُعْشَى الْيَلِّ النَّهَارَ	ڈھانپ لیتا ہے رات سے دن کو
يَطْلُبُهُ حَثِيثًا	دن پیچھے آتا ہے اُس کے تیزی سے
وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهٖ	اور (بنائے) سورج اور چاند اور ستارے جو پابند کیے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

گئے ہیں اُس کے حکم کے	
سن لو! تخلیق بھی اُسی کی ہے اور حکم بھی اُسی کا چلتا ہے	اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ
بڑی برکت والا ہے اللہ جو رب ہے تمام جہانوں کا۔	تَبَارَكَ اللهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿۵۷﴾

اس آیت میں واضح کیا گیا کہ تمام جہانوں کا حقیقی رب اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے چھ مراحل میں آسمان و زمین پیدا کیے۔ اُسی نے سورج، چاند اور ستاروں کو انسانوں کی خدمت میں لگا دیا۔ انسانوں کی سہولت کے لیے رات اور دن کا باقاعدہ نظام بنادیا۔ وہ کائنات کا خالق ہی نہیں حاکم بھی ہے۔ پوری کائنات اُس نے بنائی ہے اور ہر شے اُسی کے حکم اور تدبیر سے کام کر رہی ہے۔ بلاشبہ اُس کی ذات بڑی برکتوں والی ہے۔ اُس کی خوبیوں اور بھلائیوں کی کوئی حد نہیں اور بے حساب بھلائیاں اُس کی ذات سے پھیل رہی ہیں۔

### آیات ۵۵ تا ۵۶

#### دعا کے آداب

دعا کرو اپنے رب سے گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے	اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً
بے شک وہ پسند نہیں کرتا حد سے گزرنے والوں کو۔	اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿۵۵﴾
اور نہ فساد پھیلاؤ زمین میں اُس کی اصلاح کے بعد	وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا
اور دعا کرو اللہ سے ڈرتے ہوئے اور اُمید رکھتے ہوئے	وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا
بے شک اللہ کی رحمت قریب ہے نیکی کرنے والوں کے۔	اِنَّ رَحْمَتَ اللهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾

ان آیات میں فرمایا گیا کہ دعا صرف اور صرف رب حقیقی یعنی اللہ تعالیٰ ہی سے کرنی چاہیے۔ دعا کے آداب یہ ہیں:

i. دعا بڑی عاجزی، رقت، انکساری اور اپنی بے بسی و لاچاری کے اعتراف کے ساتھ مانگی جائے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

- ii. افضل یہ ہے کہ دعا تنہائی میں کی جائے۔ دعا چپکے چپکے کی جائے یعنی بلند آواز سے نہ کی جائے۔ بلند آواز سے دعا میں ریاکاری کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔
- iii. دعا میں زیادتی نہ ہو یعنی کسی کے خلاف بددعا نہ کی جائے، ایسی شے نہ مانگی جائے جس سے دوسروں کا نقصان ہو، لغو اور ناجائز شے کے لیے دعا نہ کی جائے، اونچی آواز سے دعا نہ کی جائے، تکلف اور تصنع کا اسلوب اختیار نہ کیا جائے وغیرہ وغیرہ۔
- iv. جس طرح ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعا قبول فرمائے اسی طرح ہمیں بھی اُس کے احکام پر عمل کرنا چاہیے۔ اُس کی نافرمانی کر کے زمین میں فساد برپا نہیں کرنا چاہیے۔
- دعا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا رعب اور خوف انسان پر طاری ہو۔ ڈر ہو کہ شاید میرے گناہوں کی وجہ سے دعا قبول نہ ہو۔ البتہ اُس کے ساتھ ساتھ اُس کی رحمت سے دعا کی قبولیت کی امید بھی برقرار رہے۔

### آیات ۵۷ تا ۵۸

#### بارش میں ہدایت کا سامان

وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ	اور وہی اللہ ہے جو بھیجتا ہے ہواؤں کو خوش خبری بنا کر آگے آگے اپنی رحمت (بارش) کے
حَتَّىٰ إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا	یہاں تک کہ جب وہ اٹھلاتی ہیں بھاری بادل
سُقْنُهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ	ہم ہانک دیتے ہیں اُسے کسی مُردہ زمین کی طرف
فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ	پھر ہم نازل کرتے ہیں اُس سے پانی

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَاَخْرِجْنَا بِهِ مِنْ كُلِّ الشَّرَاتِ	پھر ہم نکالتے ہیں اُس کے ذریعہ ہر قسم کے پھل
كَذَلِكَ نَخْرِجُ الْمَوْتِی	اسی طرح ہم نکالیں گے مردوں کو
لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿۵۷﴾	تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔
وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ	اور جو عمدہ (زرخیز) سر زمین ہے
يَخْرِجُ نَبَاتَهُ بِاِذْنِ رَبِّهِ	نکلتی ہے اُس کی کھیتی اُس کے رب کے حکم سے
وَالَّذِیْ خُبَّتْ	اور جو زمین غمی ہوئی
لَا یَخْرِجُ اِلَّا نَكِدًا	نہیں نکلتی اُس سے مگر بے فائدہ چیز
كَذَلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰیَاتِ	اسی طرح ہم پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں آیات
لِقَوْمٍ یُّشْكُرُونَ ﴿۵۸﴾	اُن کے لیے جو کہ شکر کرتے ہیں۔

ع  
۱۳

یہ آیات بیان کر رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہواؤں کے ذریعہ بھاری بھاری بادل بھیجتا ہے۔ ان بادلوں کے ذریعہ بارش برساتا ہے۔

بارش کے ذریعہ مُردہ زمین کو زندہ کر کے طرح طرح کے میوے پیدا فرماتا ہے۔ اس پورے عمل میں ہدایت کے دو پہلو ہیں:

- جس طرح اللہ تعالیٰ نے مُردہ زمین کو زندہ کیا، اسی طرح وہ روز قیامت مُردہ انسانوں کو بھی دوبارہ زندہ کرے گا۔
- اچھی زمین پر بارش کے اثرات برگ و بار کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں اور نکمی زمین بارش کے اثرات سے محروم رہتی ہے۔ اسی طرح وحی کی نعمت سے نیک نیت انسان کے کردار میں محاسن و کمالات ظاہر ہوتے ہیں لیکن بدنیت انسان اس نعمت کی سعادتوں سے محروم رہتا ہے

۔ پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر      مردِ ناداں پر کلامِ نرم و نازک بے اثر

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۵۹ تا ۶۴

## قومِ نوح کی داستان

یقیناً ہم نے بھیجا نوحؑ کو اُن کی قوم کی طرف	لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰی قَوْمِهٖ
تو اُنہوں نے کہا اے میری قوم! عبادت کرو اللہ کی	فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ
نہیں ہے تمہارے لیے کوئی معبود اُس کے سوا	مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهُ
بے شک میں ڈرتا ہوں تم پر ایک بہت بڑے دن کے عذاب سے	اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۵۹﴾
کہا سرداروں نے اُن کی قوم میں سے	قَالَ الْمَلَاۤءُ مِنْ قَوْمِهٖ
بے شک ہم یقیناً دیکھتے ہیں تمہیں کھلی گم راہی میں	اِنَّا لَنَرٰکَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۶۰﴾
فرمایا نوحؑ نے اے میری قوم! نہیں ہوں میں کسی گم راہی میں	قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَۃٍ
اور لیکن میں رسول ہوں تمام جہانوں کے رب کی طرف سے	وَلٰکِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۱﴾
میں پہنچاتا ہوں تمہیں پیغامات اپنے رب کے	اُبَلِّغُکُمْ رِسٰلَتِ رَبِّیْ
اور خیر خواہی کرتا ہوں تمہاری	وَ اَنْصَحْ لَکُمْ
اور جانتا ہوں اللہ کی طرف سے وہ کچھ جو تم نہیں جانتے۔	وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور کیا تم نے تعجب کیا	اَوْ عَجِبْتُمْ
کہ آئی ہے تمہارے پاس نصیحت تمہارے رب کی طرف	اَنْ جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَبِّكُمْ
ایک ایسے آدمی پر جو تم میں سے ہے	عَلٰی رَجُلٍ مِّنْكُمْ
تاکہ وہ خبردار کرے تمہیں	لِيُنْذِرَكُمْ
اور تاکہ تم بچ سکو (عذاب سے)	وَلِتَتَّقُوا
اور تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔	وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٣٣﴾
پھر بھی انہوں نے جھٹلایا نوحؑ کو	فَكَذَّبُوهُ
تو ہم نے بچالیا انہیں	فَاَنْجَيْنَاهُ
اور ان سب کو جو ان کے ساتھ تھے کشتی میں	وَالَّذِينَ مَعَهُ فِي الْفُلِكِ
اور ہم نے غرق کر دیا ان کو جنہوں نے جھٹلایا تھا ہماری آیات کو	وَاعْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
بے شک وہ تھے اندھے لوگ۔	اِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا عَمِيْنًا ﴿٣٤﴾

ع  
۱۵

ان آیات میں حضرت نوحؑ کی قوم کی داستان کا بیان ہے۔ وہ قوم شرک کے جرم میں مبتلا تھی۔ حضرت نوحؑ نے کئی سو برس تک قوم کو دعوتِ توحید دی۔ قوم کے سرداروں نے اس دعوت کو جھٹلایا، اعتراض کیا کہ ایک انسان کیسے اللہ کا رسول ہو سکتا ہے اور پھر حضرت نوحؑ کو گمراہ قرار دے کر ان کی شان میں گستاخ بھی کی۔ قوم کی اکثریت نے اندھے بن کر سرداروں کی پیروی

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

کی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ اور دیگر اہل ایمان کو ایک کشتی میں سوار ہونے کا حکم دیا۔ اس کے بعد زوردار طوفان آیا۔ کشتی میں سوار افراد محفوظ رہے اور باقی تمام لوگ طوفان میں غرق ہو گئے۔

### آیات ۶۵ تا ۶۹

#### حضرت ہودؑ کی اپنی قوم کے ساتھ کشمکش

وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا	اور (ہم نے بھیجا) قوم عاد کی طرف اُن کے بھائی ہودؑ کو
قَالَ يَقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ	اُنہوں نے کہا اے میری قوم! عبادت کرو اللہ کی
مَا لَكُمْ مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ	نہیں ہے تمہارے لیے کوئی معبود اُس کے سوا
أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٦٥﴾	تو کیا تم ڈرتے نہیں ہو؟
قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ	کہا اُن سرداروں نے جنہوں نے کفر کیا اُن کی قوم میں سے
إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ	بے شک ہم یقیناً دیکھتے ہیں تمہیں حماقت میں
وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكَذِبِينَ ﴿٦٦﴾	اور بے شک ہم یقیناً گمان کرتے ہیں تمہیں جھوٹوں میں سے
قَالَ يَقَوْمِ لَيْسَ بِي سَفَاهَةٌ	فرمایا ہودؑ نے اے میری قوم! نہیں ہوں میں کسی حماقت میں
وَلَكِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٧﴾	اور لیکن میں رسول ہوں تمام جہانوں کے رب کی طرف سے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



اُبَلِّغُكُمْ رِسَالَتِ رَبِّيْ	میں پہنچاتا ہوں تمہیں پیغامات اپنے رب کے
وَ اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اٰمِيْنٌ ﴿۶۸﴾	اور میں تمہارے لیے قابلِ اعتماد خیر خواہ ہوں۔
اَوْ عَجِبْتُمْ	اور کیا تم نے تعجب کیا
اَنْ جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَبِّكُمْ	کہ آئی ہے تمہارے پاس نصیحت تمہارے رب کی طرف سے
عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ	ایک ایسے آدمی پر جو تم میں سے ہے
لِيُنْذِرَكُمْ	تاکہ وہ خبردار کرے تمہیں
وَ اذْكُرُوْا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ	اور یاد کرو جب اُس نے بنادیا تمہیں جانشین قوم نوح کے بعد
وَ زَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصۜطَةً	اور زیادہ دیا تمہیں قد و قامت میں پھیلاؤ
فَاذْكُرُوْا الْاٰلَاءَ اللّٰهِ	سو یاد کرو اللہ کی نعمتوں کو
لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾	تاکہ تم فلاح پاؤ۔

یہ آیات حضرت ہودؑ کی اپنی قوم یعنی قوم عاد کے ساتھ کشمکش کا ذکر کر رہی ہیں۔ حضرت ہودؑ نے بار بار اپنی قوم کو شرک سے باز رہنے اور عقیدہ توحید اختیار کرنے کی دعوت دی۔ قوم کے سرداروں نے نہ صرف اس دعوت کو جھٹلایا بلکہ حضرت ہودؑ کی توہین کی۔ یہ کہہ کر کہ تم ایک انسان ہو، اُن کے رسالت کے دعویٰ کو جھوٹ قرار دیا۔ حضرت ہودؑ نے انہیں یقین دہانی کرائی کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں اور تمہیں ایک ہولناک عذاب کے خطرے سے خبردار کر رہا ہوں۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے تمہیں قوم نوحؑ کی تباہی

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

کے بعد زمین میں بسایا، مضبوط جسم دیے اور بے شمار نعمتوں سے نوازا۔ ان نعمتوں کا شکر ادا کرو گے تو سرخرو ہو گے اور ناشکری کرو گے تو برباد ہو جاؤ گے۔

### آیات ۷۰ تا ۷۲

#### قوم عاد کا عبرت ناک انجام

قَالُوا اَجْعَلْنَا لِنَعْبُدَ اللَّهَ وَحْدَهُ	کہا (سرداروں نے) اے ہوڈ کیا تم اس لیے آئے ہو ہمارے پاس کہ ہم عبادت کریں اکیلے اللہ کی
وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاؤُنَا	اور چھوڑ دیں انہیں جن کی عبادت کیا کرتے تھے ہمارے باپ دادا
فَاْتَيْنَا بِمَا تَعِدُنَا ۝	سولے آؤ ہم پر وہ (عذاب) جس سے تم ڈراتے ہو ہمیں
اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ	اگر تم سچے ہو۔
قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَغَضَبٌ	فرمایا ہوڈ نے یقیناً چکا ہے تم پر تمہارے رب کی طرف سے عذاب اور غضب
اَتُجَادِلُونَنِي فِيْ اَسْمَاءِ	کیا تم جھگڑا کرتے ہو مجھ سے چند ناموں کے بارے میں
سَبَّيْتُهُنَّ اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُكُمْ	رکھ لیے ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے
مَا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ	نہیں اتاری اللہ نے اُن کے لیے کوئی سند
فَاَنْتَظِرُوْا	سو انتظار کرو

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

بے شک میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔	إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ ﴿٤٦﴾
پھر ہم نے بچا لیا انہیں	فَأَنْجَيْنَاهُ
اور اُن سب کو جو اُن کے ہمراہ تھے اپنی خاص رحمت سے	وَالَّذِينَ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا
اور ہم نے کاٹ دی جڑ اُن لوگوں کی جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیات کو	وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِينَ كَذَبُوا بآيَاتِنَا
اور نہیں تھے وہ ایمان لانے والے۔	وَمَا كَانُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٤٧﴾

ع ۱۶

ان آیات میں قوم عاد کے انجام کا ذکر ہے۔ حضرت ہودؑ کی دعوت کے جواب میں قوم کے سرداروں نے کہا کہ ہم باپ دادا کے معبودوں کو چھوڑ کر صرف ایک معبود کی عبادت نہیں کریں گے۔ لے آؤ ہم پر وہ عذاب جس سے تم ہمیں ڈرا رہے ہو۔ شرک اور بدعت کے لیے ہر دور میں یہی دلیل دی جاتی رہی ہے کہ ہمارے باپ دادا ایسا کرتے آئے ہیں۔ حضرت ہودؑ نے فرمایا کہ تمہارے خود ساختہ معبودوں کی حقیقت بس یہ ہے کہ تم نے اور تمہارے باپ دادا نے چند نام گھڑ لیے ہیں جن کے لیے تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی سند نہیں۔ جیسے ہم جانتے ہیں کہ مشکل کشا، داتا، گنج بخش، غریب نواز اور غوث، یہ تمام شانیں صرف اللہ تعالیٰ کی ہیں لیکن آج شرک کی پٹیاں پڑھانے والوں نے اپنے نذرانوں کی خاطر، عوام کو دھوکا دینے کے لیے، یہ صفات وابستہ کر دی ہیں اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے ساتھ۔ آخر کار قوم عاد کو اُن کی سرکشی کی سزا ملی۔ اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر تیز ہوا چھوڑ دی جس نے تمام نافرمانوں کو اٹھا اٹھا کر بچا اور ہلاک کر دیا۔ البتہ حضرت ہودؑ اور اُن کے ساتھ اہل ایمان کو بچا لیا گیا۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۷۳ تا ۷۴

### قومِ شمود کے لیے دعوت

وَالِیْ شَمُوْدَ اَخَاهُمْ ضِلْحًا	اور (ہم نے بھیجا) شمود کی طرف اُن کے بھائی صالحؑ کو
قَالَ یَقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ	اُنہوں نے کہا اے میری قوم! عبادت کرو اللہ کی
مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرِہٖ	نہیں ہے تمہارے لیے کوئی معبود اُس کے سوا
قَدْ جَاءَتْکُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ	یقیناً آچکی ہے تمہارے پاس واضح دلیل تمہارے رب کی طرف سے...
ہٰذِہٖ نَاقَةُ اللّٰہِ لَکُمْ اٰیَةٌ	یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لیے نشانی ہے
فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْ اَرْضِ اللّٰہِ	تو چھوڑ دو اسے کھاتی پھرے اللہ کی زمین میں
وَلَا تَمْسُوْهَا بِسُوْءٍ	اور نہ ہاتھ لگانا اسے برائی کے ارادے سے
فَیَاْخُذْکُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۷۳﴾	ورنہ پکڑ لے گا تمہیں دردناک عذاب۔
وَ اذْکُرُوْا اِذْ جَعَلْکُمْ خُلَفَاءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ	اور یاد کرو جب اللہ نے بنایا تمہیں جانشین عاد کے بعد
وَبَوَّاکُمْ فِی الْاَرْضِ	اور ٹھکانا دیا تمہیں زمین میں
تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُولِہَا قُصُوْرًا	تم بناتے ہو اس کے میدانوں میں محل
وَتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُیُوْتًا	اور تراشتے ہو پہاڑوں میں مکانات

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَاذْكُرُواْ الْاٰلَاءَ اللّٰهِ	سو یاد کرو اللہ کی نعمتوں کو
وَلَا تَعْتَوْاْ فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٢٥﴾	اور مت پھرو زمین میں فسادی بن کر۔

یہ آیات قومِ شمود کی طرف اُن کے رسول حضرت صالحؑ کی دعوت کے بیان پر مشتمل ہیں۔ حضرت صالحؑ نے کئی برس تک انہیں بت پرستی سے روکا اور اکیلے اللہ کی بندگی کی دعوت دی۔ آخر کار قوم نے مطالبہ کیا کہ اگر آپ واقعی اللہ کے رسول ہیں تو پہاڑ سے زندہ اونٹنی نکال کر دکھادیں، ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ حضرت صالحؑ نے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے دعا کو قبول کرتے ہوئے مطلوبہ معجزہ دکھا دیا۔ حضرت صالحؑ نے فرمایا دیکھو یہ اونٹنی اللہ تعالیٰ کی نشانی ہے۔ اسے چھوڑ دو، جہاں چاہے چرتی پھرے اور جہاں سے چاہے پانی پیے۔ اگر تم نے اس اونٹنی سے کوئی برا سلوک کیا تو اللہ تعالیٰ کا سخت عذاب تم پر ٹوٹ پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر بڑے احسانات کیے ہیں۔ قوم عاد کی ہلاکت کے بعد تمہیں اُن کا قائم مقام بنایا۔ تمہیں وہ علم و ہنر اور قوت دی کہ تم نرم زمین پر شاندار محل اور پہاڑوں کو تراش کر بڑے محفوظ گھر بناتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی ناشکری نہ کرو اور اُس کی نافرمانی کر کے زمین میں فساد نہ مچاؤ۔

### آیات ۷۵ تا ۷۷

#### سردار ان شمود کا تکبر اور سرکشی

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ	کہا اُن سرداروں نے جنہوں نے تکبر کیا اُن کی قوم میں سے
لِلَّذِينَ اسْتَضَعُّوْا	اُن لوگوں سے جو کمزور سمجھے گئے تھے
لَسَنَ اَمِّنَ مِنْهُمْ	یعنی اُن سے جو ایمان لے آئے تھے اُن میں سے
اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صَالِحًا مَّرْسَلٌ مِّنْ رَبِّهِ	کیا تم جانتے ہو کہ واقعی صالحؑ رسول ہیں اپنے رب کی

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

طرف سے؟	
اُنہوں نے کہا بے شک ہم اُس پر، انہیں بھیجا گیا ہے جس کے ساتھ، ایمان لانے والے ہیں	قَالُوا اِنَّا بِمَا اُرْسِلَ بِهِ مُؤْمِنُونَ ﴿۵۵﴾
کہا اُن لوگوں نے جنہوں نے تکبر کیا	قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا
بے شک ہم اُس کا، تم ایمان لائے ہو جس پر، انکار کرنے والے ہیں۔	اِنَّا بِالَّذِيْ آمَنْتُمْ بِهِ كٰفِرُوْنَ ﴿۵۶﴾
پھر اُنہوں نے ٹانگیں کاٹ دیں اونٹنی کی	فَعَقَرُوْا النَّاقَةَ
اور سرکشی کی اپنے رب کے حکم سے	وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ
اور کہنے لگے اے صالح لے آؤ ہم پر وہ عذاب جس کی تم دھمکی دیتے ہو ہمیں	وَقَالُوا يُصْلِحُ اٰتِنَا بِمَا تَعِدُنَا
اگر تم ہو رسولوں میں سے	اِنْ كُنْتُمْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۵۷﴾

حضرت صالحؑ کی بار بار کی دعوت اور چند فقراء کے اُن پر ایمان لانے نے قوم کے متکبر سرداروں کے غیظ و غضب کو بھڑکا دیا۔ اُنہوں نے اہل ایمان غریبوں سے پوچھا کیا تم واقعی صالحؑ کو اللہ کا رسول مانتے ہو۔ مومنوں نے جواب دیا کہ ہم اُن کی بیان کردہ ہر بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ متکبر سرداروں نے کہا ہم صالحؑ کی رسالت اور اُس کی دعوت کا انکار کرتے ہیں۔ پھر اُن بد بختوں نے معجزہ کے ذریعہ ظاہر ہونے والی اونٹنی کو اپنے ایک مجرم شخص کے ہاتھوں ہلاک کر دیا۔ حضرت صالحؑ کو چیلنج دیا کہ اگر تم واقعی اللہ کے رسول ہو تو لے آؤ ہم پر وہ عذاب جس سے تم ہمیں ڈراتے رہے ہو۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۷۸ تا ۷۹

## قومِ شمود کا عبرت ناک انجام

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ	تو پکڑ لیا انہیں زلزلے نے
فَاَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جُثَيِّينَ ﴿۷۸﴾	تو وہ ہو گئے اپنے گھر میں اوندھے گرے ہوئے
فَتَوَلَّى عَنْهُمْ	پھر منہ پھیر لیا ان سے صالحؑ نے
وَقَالَ يَقُومُ لَقَدْ ابْلَغْتُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي	اور کہا اے میری قوم! بلاشبہ میں نے پہنچا دیا تھا تمہیں اپنے رب کا پیغام
وَنَصَحْتُ لَكُمْ	اور میں نے خیر خواہی کی تمہاری
وَلَكِنْ لَا تُحِبُّونَ النَّصِيحِينَ ﴿۷۹﴾	اور لیکن تم پسند نہیں کرتے خیر خواہوں کو۔

ان آیات میں قومِ شمود پر عذاب کا ذکر ہے۔ اونٹنی کی ہلاکت کے بعد حضرت صالحؑ نے قوم کو آگاہ کر دیا کہ اب تمہارے لیے صرف تین دن کی مہلت ہے۔ اس کے بعد تم پر اللہ کا عذاب آجائے گا۔ بد نصیب قوم نے یہ سن کر بجائے اس کے کہ توبہ و استغفار کرتی یہ فیصلہ کیا کہ حضرت صالحؑ کو قتل کر دیا جائے۔ کچھ لوگ رات کو حضرت صالحؑ کے مکان کی طرف قتل کے ارادہ سے جانے لگے مگر اللہ تعالیٰ نے راستہ ہی میں پتھر برسا کر انہیں ہلاک کر دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے زلزلہ کی صورت میں تمام کافروں پر عذاب آیا اور وہ تباہ ہو گئے۔ حضرت صالحؑ مومنوں کے ساتھ وہاں سے چلے گئے۔ چلتے وقت فرمایا کہ اے میری قوم! میں نے تم کو اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا تھا اور تمہاری خیر خواہی کی تھی مگر افسوس بگڑی ہوئی قومیں مفاد پرست لیڈروں کو تو پسند کرتی ہیں لیکن خیر خواہوں کو پسند نہیں کرتیں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

آیات ۸۰ تا ۸۴

قوم لوط کی داستان

وَلَوْطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ	اور (یاد کرو) لوطؑ کو جب انہوں نے فرمایا اپنی قوم سے
أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ	کیا تم کیا کرتے ہو وہ بے حیائی کا کام
مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ ﴿٨٠﴾	نہیں کیا تم سے پہلے جسے کسی نے بھی جہان والوں میں سے؟
إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُونِ النِّسَاءِ	بے شک تم تو آتے ہو مردوں کے پاس اپنی خواہش پوری کرنے کے لیے عورتوں کو چھوڑ کر
بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ﴿٨١﴾	بلکہ تم حد سے گزرنے والے لوگ ہو۔
وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ	اور نہ تھا جواب اُن کی قوم کا
إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ	مگر یہ کہ انہوں نے کہا نکال دو انہیں اپنی بستی سے
إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُونَ ﴿٨٢﴾	بے شک یہ لوگ تو بڑے پاک باز بنتے ہیں۔
فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ	تو ہم نے بچا لیا لوطؑ اور اُن کے گھر والوں کو
إِلَّا امْرَأَتَهُ	سوائے اُن کی بیوی کے
كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٨٣﴾	وہ ہو گئی پیچھے رہ جانے والوں میں سے
وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا	اور برسائی ہم نے اُن پر بارش (پتھروں کی)

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ﴿٨٥﴾

تو دیکھو کیسا ہوا انجام مجرموں کا؟

یہ آیات قوم لوط کی داستان بیان کر رہی ہیں۔ یہ قوم شرک کے ساتھ ہم جنس پرستی کے گناہ میں نہ صرف مبتلا تھی بلکہ اس جرم کا آغاز کرنے والی تھی۔ حضرت لوطؑ نے اُن کی اصلاح کی بھرپور کوشش کی لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئے۔ الٹا کہنے لگے کہ ہم تو ہوئے گندے لوگ اور لوط اور ان کے گھر والے پاک باز رہنا چاہتے ہیں۔ ان کا ہم گندوں میں کیا کام؟ لہذا نکال دو! انہیں اپنی بستی سے تاکہ یہ روزِ روز کی تکرار اور جھگڑا ختم ہو جائے۔ حضرت لوطؑ کی بیوی کی ہمدردیاں بھی قوم کے ساتھ تھیں۔ لہذا جب عذاب آیا تو وہ بھی اس کا شکار ہوئی۔ عذاب اس طرح سے آیا کہ پہلے مجرموں کو اندھا کر دیا گیا۔ حضرت لوطؑ اور اُن کے مومن گھر والوں کو بستی سے نکال دیا گیا۔ پھر زوردار دھماکہ کی آواز سے بستی کو الٹ دیا گیا اور مجرموں پر تیز ہواؤں کے ذریعہ کنکریوں کی بارش برسائی گئی۔

## آیات ۸۵ تا ۸۷

## حضرت شعیبؑ کی دعوت

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا	اور (ہم نے بھیجا) مدین کی طرف اُن کے بھائی شعیبؑ کو
قَالَ يَقُومِ اعْبُدُوا اللَّهَ	اُنہوں نے کہا اے میری قوم! عبادت کرو اللہ کی
مَا لَكُمْ مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ	نہیں ہے تمہارے لیے کوئی معبود اُس کے سوا
قَدْ جَاءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ	یقیناً آچکی ہے تمہارے پاس واضح دلیل تمہارے رب کی طرف سے
فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْهَيْزَانَ	تو پورا کرو ناپ اور تول کو

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَلَا تَبْخُسُوا النَّاسَ اَشْيَاءَهُمْ	اور نہ کم دو لوگوں کو اُن کی چیزیں
وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا	اور نہ فساد پھیلاؤ زمین میں اُس کی اصلاح کے بعد
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨٥﴾	یہی بہتر ہے تمہارے لیے اگر ہو تم ایمان لانے والے۔
وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُوْنَ	اور مت بیٹھا کرو ہر راستے پر کہ تم ڈراتے ہو
وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ	اور روکتے ہو اللہ کی راہ سے اُسے جو ایمان لایا اُس پر
وَتَبْغُوْنَهَا عَوَجًا	اور تلاش کرتے ہو اللہ کی راہ میں عیب
وَادْكُرُوْا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَرَكُمْ	اور یاد کرو جب تم تھے بہت کم تو اُس نے بڑھا دیا تمہیں
وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨٦﴾	اور دیکھو! کیسا ہوا فساد پھیلانے والوں کا انجام؟
وَ اِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْ اُرْسِلْتُ	اور اگر ایک گروہ تم میں سے ایمان لا چکا ہے اس پر مجھے
بِهٖ	بھیجا گیا ہے جس کے ساتھ
وَ طَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا	اور ایک گروہ ایمان نہیں لایا
فَاَصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكَمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا	تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ فیصلہ فرمادے ہمارے
وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٨٧﴾	درمیان
	اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

ان آیات میں حضرت شعیبؑ کی اپنی قوم کے لیے دعوت کا بیان ہے۔ یہ قوم شرک کے ساتھ ساتھ ناپ تول میں کمی، دوسروں کی حق تلفی، تجارتی قافلوں کو لوٹنے، لوگوں کو توحید کی راہ سے روکنے اور نبی کی دعوت پر بے بنیاد اعتراضات کرنے کے جرائم

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

کار تکاب کر رہی تھی۔ حضرت شعیبؑ نے اُن کو توحید کی راہ اختیار کرنے اور جرائم سے باز آنے کی بار بار دعوت دی۔ اُنہیں اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا کرنے اور سابقہ احسان فراموش قوموں کے عبرتناک انجام سے سبق حاصل کرنے کی تلقین کی۔ قوم میں سے ایک گروہ ایمان لے آیا لیکن اکثریت نے تکبر سے آپؑ کی دعوت کو ٹھکرا دیا۔ تکبر کرنے والے، مومنوں کے خلاف اقدام کرنے کے منصوبے بنانے لگے۔ حضرت شعیبؑ نے اُنہیں کہا کہ عن قریب اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمادے گا کہ ہم میں سے کون حق پر ہے اور کون گم راہ۔ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کا انتظار کرو اور میرے ساتھیوں کے خلاف کسی بھی اقدام سے باز رہو۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---